مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
اُدعُ اِلٰی سَبِیلِ رَبِّکَ بِالحِکمَۃِ وَالمَوعِظَۃِ الحَسَنَۃِ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
اَنوَارُ البَیَان
جلد دوم
آٹھواں مہینہ : شعبانُ المعظم
تالیف
نمونۂ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
انوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یوپی

اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

پہلا جمعہ .... پہلا بیان

سراج الامۃ، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْخَوَاجَہِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ اَجْمَعِیْنَ o

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (پ۲۲ ع۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنزالایمان)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، لَوْکَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَوْقَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلَہٗ۔

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَاءِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دین کا علم ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو بھی فارس کا ایک مرد اُسے حاصل کر لیتا۔

نیز حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے اور ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سلمان فارسی کے

بدن پر اپنا ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ اگر ایمان (علم دین) ثریا ستارے کے پاس ہوتا تو بھی ان کی قوم کے کچھ لوگ اُسے حاصل کر لیتے۔ (صحیح مسلم شریف، ص ۳۱۲، ج ۲، باب فضل فارس)

درود شریف:

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

تمہید: حضرات! حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحر شریعت و طریقت کے تیراک اور رموز حقیقت کے شناسا تھے، فراست و ذکاوت میں ممتاز اور تفقہ فی الدین میں یکتائے روزگار اور پوری دنیا آپ کے محاسن و اوصاف سے بخوبی واقف ہے۔

سبحان اللہ! آج تیرہ سو سال کے قریب ہو گئے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کو وصال فرمائے ہوئے مگر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پرچم علم آج بھی بلند ہے اور دنیا کے کونے کونے میں قیامت تک بلند رہے گا۔

خوب فرمایا امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا حنفی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

امام اعظم کی پیدائش: ۸۰ھ کوفہ میں ہوئی۔

امام اعظم کا نام مبارک: نعمان، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔

امام اعظم کا نسب: آپ فارسی النسل ہیں، آپ فارس کے بادشاہ نوشیرواں کی اولاد سے ہیں، سلسلہ نسب اس طرح ہے، نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدگرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیرواں۔

آپ کے دادا اسلام لائے: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا جان (جن کا نام بعض ائمہ نے زوطی اور بعض نے نعمان لکھا ہے، اس طرح آپ کا نام نعمان ہے اور آپ کے دادا جان کا نام بھی نعمان ہے) نعمان مشرف بہ اسلام ہو کر کوفہ شہر میں بس گئے۔

مولیٰ علی کی دعا: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد گرامی جب پیدا ہوئے تو آپ کے دادا نعمان اپنے بیٹے حضرت ثابت کو لے کر سرچشمۂ ولایت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو خلیفہ چہارم سید السادات حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بچے اور ان کی آنے والی اولاد کے لئے دعائے خیر فرمائی تو اس دعا کا اثر یہ ظاہر ہوا کہ حضرت ثابت کے گھر امت کا سراج اور اتنا عظیم امام پیدا ہوا جن کو دنیا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کہتی ہے۔

درود شریف:

(۲) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضور اسمٰعیل بن حماد فرماتے ہیں کہ

میرے پر دادا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے والد، ثابت جبکہ وہ چھوٹے سے تھے تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

فَدَعَالَهُ بِالْبَرَكَةِ فِيْهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَنَحْنُ نَرْجُوا مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ ذَالِكَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْنَا (تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۲۷، جواہر المضیۃ، ص ۳۱، الخیرات الحسان، ص ۳۰)

تو آپ نے ثابت کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی، ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت مولیٰ علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا قبول فرمائی ہے۔

اے ایمان والو! ہمارے آقا حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت و تاثیر کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے، جس کو ان کی دعا نصیب ہو جائے تو وہ ادنیٰ ہو تو اعلیٰ و اعظم بنتا نظر آتا ہے، دیکھئے ابوحنیفہ، امام اعظم ہو گئے۔

امام اعظم کی صحابہ سے ملاقات ہوئی آپ تابعی ہیں

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بائیس یا چھبیس صحابہ موجود تھے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصریح کی ہے کہ آٹھ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آپ کی ملاقات ثابت ہے۔ خصوصاً حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عوفی، حضرت معقل بن یسار اور حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

(تاریخ بغداد، الخیرات الحسان، ص ۸۰)

حدیث شریف: مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ ۝ (صحیح بخاری، ج۱، ص۱۶، مشکوٰۃ شریف، ص۳۲)
یعنی اللہ تعالیٰ جس کو بہت بڑی بھلائی دینا چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بناتا ہے۔

حدیث میں آپ کے متعلق بشارت: عاشق رسول، محدث جلیل حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ محبوب خدا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں اس حدیث شریف میں بشارت دی ہے جسے ابونعیم نے حلیہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ ہمارے پیارے آقا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ یعنی اگر علم ثریا پر ہوا تو فارس کے رہنے والوں میں سے ایک شخص اُسے حاصل کرے گا۔ (صحیح مسلم، ج۲، ص۳۱۲، ۱۹۷، مجیش السعید، ص۶)

اور بخاری شریف، مسلم شریف میں اس طرح ہے۔ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ یعنی اگر ایمان ثریا پر ہوا تو فارس کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، مجیش الصحابہ، ص۶)

اور! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت یہ ہے کہ آقا کریم، مصطفےٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: لَوْ کَانَ الدِّیْنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ نَاسٌ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ ۝ یعنی اگر دین ثریا پر معلق رہا تو بھی فارس کے لوگ اسے حاصل کرلیں گے۔ (صحیح مسلم باب فضل فارس، مجیش الصحابہ، ص۶)

حضرات! ان احادیث کریمہ میں ابنائے فارس اور رجال فارس سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب مراد ہیں۔

توراۃ شریف میں امام اعظم کا ذکر

عاشق رسول، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ کا ذکر توراۃ شریف میں ہے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت میں ایک نور ہوگا جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لقب سراج الامۃ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مقدمہ تصوف)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی گود میں امام اعظم

شیخ الاولیاء، حضرت داتا گنج بخش علی ہجوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں عاشق رسول، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ مبارکہ کے سرہانے کی جانب سویا ہوا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ میں ہوں اور آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک بزرگ کو آغوش مبارک میں لئے ہوئے ہیں اور باب بنی شیبہ میں تشریف لائے تو میں دوڑ کر بر پشت پائش بوسہ دارم یعنی میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاؤں مبارک کی پشت پر بوسہ دیا۔ میں متعجب و حیران تھا کہ یہ آغوش مبارک میں کون ہیں؟ تو دلوں پر نظر رکھنے والے، غیب داں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے امام ابوحنیفہ ہیں جو تمہارے ہی ملک کے ہیں۔ (کشف المحجوب، ص ۹۳، تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۱۷)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم سے گوشہ نشینی کو ترک کیا

ہمارے امام، امام اعظم، ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے کنارہ کش ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ اور گوشہ نشینی کا ارادہ فرمایا تو ایک رات خواب میں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے تو محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے حنیفہ! تم کو اللہ تعالیٰ نے میری سنت زندہ کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تم گوشہ نشینی کا ارادہ ترک کر دو۔ اس بشارت کے بعد ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ احیائے سنت اور درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

حضرات! ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہزاروں مسائل کو جمع کئے اور امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور حضرت عبداللہ بن مبارک جیسے بے شمار ائمہ و محدثین پیدا کئے بلکہ جتنے ائمۂ کرام اور محدثین عظام ہوئے ہیں یا تو آپ کے شاگرد ہیں یا شاگردوں کے شاگرد ہوئے ہیں اور پوری دنیا میں سب سے زیادہ مسلک حنفی ہی پھولا اور پھلا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک مسلک حنفی پھولتا اور پھلتا رہے گا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۲۳)

امام محمد باقر نے امام اعظم کی پیشانی پر بوسہ دیا

ہر دور میں مخالفوں، حاسدوں نے ظلم و حسد کو روا رکھا۔ اسی طرح ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مخالفوں، حاسدوں نے بھی آپ کے ساتھ بغض و حسد کی کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی۔ اور آپ کے متعلق یہ بات مشہور کر رکھی تھی کہ امام اعظم قیاس پر عمل کرتے ہیں اور حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے۔

ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ نے میرے نانا جان کے دین اور ان کی احادیث کو قیاس سے بدل ڈالا۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا معاذ اللہ! حدیث شریف کی کون مخالفت کر سکتا ہے؟

امام اعظم ابو حنیفہ: آپ تشریف رکھئے تاکہ میں بھی مؤدبانہ طریق سے آپ کی خدمت میں بیٹھ کر کچھ عرض کر سکوں میرے نزدیک آپ اسی طرح لائق احترام ہیں جیسے آپ کے نانا، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام کی نظر میں تھے۔ حضرت امام باقر تشریف فرما ہوئے، تو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی زانوئے ادب تہ کر کے آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔

امام اعظم ابو حنیفہ: میں آپ سے تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔

امام اعظم ابو حنیفہ: نماز افضل ہے یا روزہ؟

حضرت امام باقر: نماز افضل ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ: اگر میں قیاس کو حدیث شریف پر ترجیح دیتا تو کہتا کہ حائضہ عورت پر نماز کی قضا ہونی چاہئے نہ کہ روزہ کی۔ حالانکہ میں حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے روزہ ہی کی قضا کا حکم دیتا ہوں۔

امام اعظم ابو حنیفہ: پیشاب زیادہ ناپاک ہے یا منی؟

حضرت امام باقر: پیشاب زیادہ ناپاک ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ: اگر میں قیاس کو ترجیح دیتا تو کہتا کہ پیشاب سے غسل کرنا چاہئے اور منی سے صرف وضو۔ معاذ اللہ! میں حدیث کی مخالفت کیسے کر سکتا ہوں؟

امام اعظم ابو حنیفہ: عورت کمزور ہے یا مرد؟

حضرت امام باقر: عورت

امام اعظم ابو حنیفہ: وراثت میں عورت کا حصہ کیا ہے؟

حضرت امام باقر: مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ۔

امام اعظم ابوحنیفہ: یہ آپ کے نانا جان، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حکم ہے۔ اگر میں نے حدیث کو بدل دیا ہوتا تو قیاس کے مطابق مرد کو ایک حصہ دیتا اور عورت کو دو حصہ دیتا کیوں کہ عورت کمزور ہے۔

مگر میرا فتویٰ وہی ہے جو قرآن کا حکم ہے۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ (پ ۴، رکوع ۱۳)

ترجمہ: بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں برابر ہے۔ (کنزالایمان)

یہ سن کر شہزادۂ رسول حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش محبت میں اٹھ کر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سینے سے لگالیا۔ اوران کی پیشانی پر بوسہ دیا کیوں کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ امام اعظم ابوحنیفہ قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے قیاس پر عمل نہیں کرتے۔ (حیات ابوحنیفہ ابوزہرہ مصری، ص ۱۲۸)

قیاس حدیث سے ثابت ہے

حدیث شریف: ہمارے آقا کریم، مصطفےٰ رحیم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اگر تمہیں کوئی فیصلہ درپیش ہو تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ قرآن مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مسئلہ قرآن مجید میں نہ ملے تو؟ عرض کی حدیث سے فیصلہ کروں گا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر حدیث میں بھی نہ ملے؟ عرض کیا اس وقت اجتہاد وقیاس سے کام لوں گا اور تلاش کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مار کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس کام کی توفیق دی۔ جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۳۲۴)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ جب کوئی مسئلہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں نہ ملے تو قیاس واجتہاد کے مطابق فتویٰ دے۔ اس کام سے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم راضی اور خوش ہیں اسی لئے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیاس واجتہاد کو بھی اختیار فرمایا۔

حضرت امام اعظم کی نگاہ ولایت: حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میزان الکبریٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ابویوسف دونوں بڑے کشف والے تھے۔ اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ جب لوگوں کے وضو کا دھوون دیکھتے تو ان گناہوں کو پہچان لیتے جو دھل کر پانی کے ذریعے گرتے تھے اور جدا۔ جدا طور پر جان لیتے کہ یہ دھوون گناہ کبیرہ کا ہے یا صغیرہ کا۔ یا مکروہ کا۔ یا خلاف اولیٰ کا۔ بلا فرق اسی طرح جیسے نظر میں آنے والے جسموں کا کوئی مشاہدہ کرے۔ اور حضرت خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ ہمیں یہ روایت پہونچی ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کی جامع مسجد کے حوض پر تشریف لے گئے ایک جوان وضو کر رہا تھا اس کا پانی جو گرا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر اس جوان سے فرمایا اے بیٹے ماں، باپ کو ستانے سے توبہ کر، اس نے فوراً توبہ کرلی اور ایک دوسرے شخص کے وضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا: اے بھائی! زنا سے توبہ کرلے، اس نے بھی توبہ کرلی۔

وَرَاٰی غُسَالَۃَ اٰخَرَ فَقَالَ تُبْ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَسِمَاعِ اٰلاٰتِ اللَّهْوِ فَقَالَ تُبْتُ یعنی اور ایک شخص کے وضو کے پانی کو دیکھ کر فرمایا کہ شراب پینے اور لہو ولعب کی چیزوں کے سننے سے توبہ کرلے تو اس شخص نے توبہ کرلی۔ (میزان الکبریٰ، ص۲۲۵، بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف، ج۱)

اے ایمان والو! جب ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کشف و کرامت اور بزرگی کا یہ حال ہے تو ہمارے آقا کریم، رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بزرگی اور شان و شوکت کا عالم کیا ہوگا۔

جب ان کے گدا بھردیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے مختار کا عالم کیا ہوگا

نگاہ ولایت: کچھ بچے گیند کھیل رہے تھے کہ گیند اتفاق سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں آپ ہی کے سامنے گری اور بچوں میں سے خوف کے مارے کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کے سامنے سے گیند اٹھا لے۔ لیکن ایک لڑکے نے دوڑ کر آپ کے سامنے سے جب گیند کو اٹھالیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا حرامی ہے کیوں کہ اس میں حیا نہیں (ادب نہیں) اور جب معلومات کی گئی تو پتہ چلا کہ واقعی وہ لڑکا حرامی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص۱۳۵)

حضرات! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کا جو بے ادب ہوتا ہے حقیقت میں وہ حرامی ہوتا ہے۔

حضرت امام اعظم کا مناظرہ: (۱) منقول ہے کہ ایک مرتبہ خدا کے منکروں، دہریوں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مناظرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ آپ کسی عقلی دلیل سے خدائے تعالیٰ کے وجود کو ثابت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تم لوگ کیا کہو گے جو کہے کہ میں نے ایک ایسی کشتی دیکھی ہے جو مال وسامان سے لدی ہوئی تھی اور طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جارہی تھی۔ اس پر کوئی ملاح نہیں تھا۔ وہ کشتی خود بخود ہر گھاٹ پر ٹھہرتی تھی اور سامان اتار کر پھر خود بخود طوفان کی موجوں سے بچتی ہوئی آگے چلی جاتی

تھی۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاک میں بیٹھے ہوئے تھے کہ منکرین خدا دہریوں نے کہا یہ سب غلط ہے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا اور بالکل عقل کے خلاف ہے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیوں؟ کیا غلط بات ہے؟ تو منکرین خدا دہریوں نے کہا کہ ہماری عقل کبھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ کوئی کشتی بغیر ملاح کے اس طرح طوفان کی موجوں میں سلامتی کے ساتھ چلی جائے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسکرا کر فرمایا کہ سبحان اللہ! جب ایک کشتی بغیر ملاح کے نہیں چل سکتی تو پھر زمین آسمان کا سارا انتظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟

راوی کا بیان ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس نورانی تقریر سے ان کے قلوب روشن ہو گئے اور ان لوگوں نے کلمہ پڑھا اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ (حیات امام ابوحنیفہ ص ۱۳۶، الخیرات الحسان ص ۱۳۶)

مناظرہ: (۲) ایک مرتبہ "قرأت خلف الامام" یعنی نماز میں امام کے پیچھے قرأت پڑھنے، قرأت کرنے کے مسئلے میں مناظرہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کی پوری جماعت سے بیک وقت مناظرہ کرنا غیر ممکن ہے۔ لہٰذا آپ لوگ اپنی جماعت میں سے کسی ایک ایسے شخص کو منتخب کر لیں جو آپ لوگوں میں سب سے زیادہ صاحب علم ہو۔ تا کہ میں اس سے مناظرہ کروں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایک شخص کو منتخب کر کے مناظرہ کے لئے پیش کر دیا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا یہ شخص جو کچھ کہے گا وہ آپ سب لوگوں کا کہا ہوا مانا جائے گا؟ تو ان سب نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اس کی ہار جیت آپ سب لوگوں کی ہار، جیت شمار کی جائے گی؟ تو سب لوگوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا کیوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ اس لئے کہ ہم نے اس شخص کو اپنا امام منتخب کر لیا ہے۔ لہٰذا اس کا کہا ہوا، ہمارا کہا ہوا۔ اس کی ہار جیت، ہماری ہار جیت ہو گی۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔ یہی تو ہم بھی کہتے ہیں کہ ہم نے نماز میں جب ایک شخص کو اپنا امام بنا لیا ہے تو اس کی قرأت ہماری قرأت ہو گی۔ لہٰذا مقتدیوں کو امام کے پیچھے قرأت کی ضرورت نہیں۔ (روح البیان، ج ۳، ص ۳۰۳)

حضرت امام مالک کا قول: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ ذہانت و دانائی، اور عقل کا کمال بھی بے مثال عطا فرمایا تھا۔

چنانچہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلک مالکیہ کے امام، حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے؟ تو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نَعَمْ رَأَيْتُ رَجُلًا لَوْ كَلَّمَكَ فِي هٰذِهِ السَّارِيَةِ لَوْ يَجْعَلُهَا ذَهَبًا لَقَامَ بِحُجَّتِهِ ۔ یعنی میں نے ابوحنیفہ کو

دیکھا ہے، اگر وہ اس پتھر کے ستون کو سونا ثابت کرنے پر اتر آتے تو وہ اپنی دلیلوں سے اس کو سونا ثابت کر دیتے۔

(تاریخ بغداد، ج ۱۳، ص ۳۳۸، سیرت نعمان، ص ۱۳۷، الخیرات الحسان، ص ۱۶)

حضرت امام شافعی کا قول: مسلک شافعیہ کے امام حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا استاذ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَاِنَّ النَّاسَ کُلُّھُمْ عَیَالٌ عَلَیْہِ فِی الْفِقْہِ ٥ یعنی بے شک تمام لوگ فقہ حاصل کرنے میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔ (تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۳۳)

اور! امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں برکت حاصل کرتا ہوں امام ابو حنیفہ سے۔

یعنی جب مجھے کوئی حاجت در پیش ہوتی ہے تو میں ان کی قبر پر آتا ہوں اور دو رکعت نفل پڑھتا ہوں اور پھر امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو فوراً میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

(شامی ج ۱، ص ۵۱، تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۲۳، الدر رالسنیہ، ص ۴۸)

حضرت امام شافعی کا ادب: حضرت علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر زیارت کے لئے حاضر ہوتے تو وہاں نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نماز فجر میں دعائے قنوت بھی نہیں پڑھتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ یہاں اپنے مذہب پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ تو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب کی وجہ سے۔ (الخیرات الحسان، ص ۱۵)

حضرت امام احمد بن حنبل کا قول: مسلک حنبلی کے امام، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا استاذ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

(میرے دادا استاذ) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم وتقویٰ، دنیا سے بے رغبتی اور دار آخرت سے دلچسپی کے اس مقام پر فائز تھے کہ اسے کوئی دوسرا حاصل نہیں کر سکتا۔ (فقہ تصوف، شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرات! حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم وعمل، تقویٰ و پرہیز گاری کے اس بلند مقام پر فائز تھے۔ جہاں تک کوئی امام نہ پہنچ سکا بلکہ تینوں ائمہ نے آپ کی جلالت شان وعظمت کا خطبہ پڑھا ہے۔

امام اعظم کی عبادت و مجاہدہ: حضرت ابو بکر خطیب بغدادی وحضرت ابن کثیر اور قطب الاقطاب، حضرت امام شعرانی نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے

فجر کی نماز ادا کی اور جس مقام پر آپ کا وصال ہوا اس جگہ پر آپ نے سات ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا تھا۔

(تاریخ بغداد، ج:۱۳، ص:۳۵۳، البدایہ والنہایہ، ج:۱۰، ص:۱۰۷، طبقات کبریٰ شعرانی، ص:۳۶)

حضرت ابومطیع فرماتے ہیں: چھ سال تک آپ حرم کعبہ میں رہے، ابومطیع کہتے ہیں کہ میں جس وقت بھی حرم شریف میں گیا، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پایا۔

اور! حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کرتے تھے۔

اور! حضرت ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوف الٰہی سے اس قدر روتے کہ دیکھنے والوں کو آپ پر رحم آتا تھا۔ (الخیرات الحسان، ص:۸۱)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتنی دیر تک عبادت کرتے کہ دیکھنے والا آپ کو درخت یا ستون سمجھتا۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو پڑوس میں رہنے والے شخص کی بچی نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ میرے پڑوس کے گھر میں ایک درخت تھا وہ اب نظر نہیں آتا۔ تو باپ رو پڑا اور کہنے لگا بیٹی وہ درخت نہیں تھا بلکہ مسلمانوں کے امام حضرت ابوحنیفہ تھے جو رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے، ان کا وصال ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۳)

امام اعظم کا ادب: منقول ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اساتذہ کا بے حد ادب کرتے تھے۔ خود حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کی طرف کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔

امام جعفر صادق کی صحبت کی برکت

شیخ الواعظین حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور والا، آپ کی عمر کتنی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو برس۔ سائل آپ کے اس عجیب جواب سے حیران رہ گیا اور جب حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آپ کا منہ تکنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ عزیز من! یوں تو ہماری عمر ساٹھ برس سے زیادہ گزر چکی لیکن میں اپنی زندگی کے ان تمام برسوں میں صرف اپنی انہی دو برس کی زندگی کو اپنی زندگی شمار کرتا ہوں جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس صحبت میں اس طرح گزر گئی

کہ ان کے انفاس قدسیہ کی بدولت میں ایک لمحہ بھی اللہ اور اس کے رسول کی یاد سے غافل نہیں رہا۔ باقی زندگی کے تمام برسوں کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ ان کو اپنی عمر اور زندگی شمار کروں۔

لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ ۝ ترجمہ: اگر یہ دو برس نہ ملتے تو "نعمان" یعنی ابوحنیفہ ہلاک ہو جاتا۔

(قرآنی تقریریں، ص ۵۲)

حضرات! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس عرفانی تقریر سے یہ پتہ چلتا ہے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد میں گزرنے والی زندگی کی انمول ساعتیں کتنی بیش بہا اور قیمتی ہوا کرتی ہیں۔

امام اعظم کا تقویٰ: (۱) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند پایہ امام ہونے کے ساتھ مثالی تاجر بھی تھے۔ اور آپ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے۔

ایک عورت، ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بیچنے کے لئے لائی آپ نے قیمت معلوم کی۔ تو وہ بولی سو روپیہ۔ آپ نے فرمایا کپڑا زیادہ قیمت کا ہے۔ وہ عورت قیمت کو بڑھاتی رہی یہاں تک کہ چار سو تک پہنچ گئی، آپ نے فرمایا کہ قیمت ابھی بھی کم ہے تو وہ عورت کہنے لگی آپ مذاق کر رہے ہیں۔ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بھاؤ کرنے کے لئے کسی مرد کو لاؤ۔ وہ عورت ایک آدمی کو لائی تو ہمارے امام نے وہ کپڑا پانچ سو روپیہ میں خریدا۔ (الخیرات الحسان، ص ۸۲، شیخ عبدالحق، مقدمہ تصوف)

حضرات! اللہ والے ہر مقام پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں جبھی تو حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خریدار ہونے کے باوجود عورت کا نقصان برداشت نہ کیا بلکہ صحیح قیمت دے کر کپڑے کو خریدا۔ یہ ہیں اللہ والے جو ہر حال میں اللہ کے بندوں کا بھلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نظر آتے ہیں۔

تقویٰ (۲): ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عبدالرحمٰن کو خرید و فروخت کرنے کے لئے کچھ سامان بھیجا اور یہ بھی کہہ دیا کہ کپڑے میں عیب ہے، اس عیب دار کپڑے کو بیچتے وقت خریدار کو بتا دینا، ابن عبدالرحمٰن نے کپڑا بیچ دیا اور عیب بتانا بھول گئے اور یہ بھی معلوم نہ تھا کہ خریدار کون ہے اور کہاں کا ہے۔ جب ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے اس روز جتنے روپیہ کی تجارت ہوئی تھی وہ کل رقم تیس ہزار تھی، وہ تیس ہزار رقم محتاجوں، فقیروں پر تقسیم کر دیا۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مقدمہ تصوف)

تقویٰ (۳) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شخص قرض دار تھا اور اسی کے علاقے میں ایک شخص کی نماز جنازہ کے لئے آپ تشریف لے گئے تو ہر طرف دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور موسم بھی بہت گرم تھا اور

مقروض کی دیوار کے پاس کچھ سایہ تھا۔ چنانچہ جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اس دیوار کے سائے میں تشریف لے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ مکان کا مالک میرا مقروض ہے اس لئے اس کے مکان کے سائے سے فائدہ اٹھانا میرے لئے درست نہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۵)

حضرات! سبحان اللہ! یہ تھے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جس کو قرض دیا تھا اس سے تھوڑا سا بھی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا گوارہ نہیں، حتیٰ کہ دھوپ تھی تو اس کے دیوار کے سائے میں بھی کھڑا ہو کر اتنا فائدہ لینا بھی گوارہ نہیں کیا۔

تقویٰ (۴) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی محتاط اور پرہیزگار بزرگوں میں سے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ بادشاہ نے قاضی کا عہدہ قبول کرنے کے لئے آپ کو کہا تو آپ نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ میں اس منصب کی صلاحیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں تو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر ایک جھوٹے کو قاضی نہیں بنایا جا سکتا اور اگر میں اپنے قول میں سچا ہوں تو میں اس منصب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس طرح سے ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاضی بننے سے انکار کر دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۵)

حضرات! یہ تھے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ جنہوں نے قاضی کا عہدہ جو چیف جسٹس کا عہدہ ہوتا تھا قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ایک آج کل کے کچھ عالم اور مولانا کہلانے والے حضرات ہیں جو چند ٹکروں کے لئے مشرکین نیتاؤں کا چکر لگاتے پھرتے ہیں اور ان کے پاس جانا اور ان کو اپنے یہاں بلانا فخر محسوس کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

تقویٰ (۵) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجوسیوں نے گرفتار کر لیا اور انہیں میں سے ایک جابر و ظالم مجوسی نے آپ سے کہا کہ میرا قلم بنا دیجئے۔ (لکڑی کا قلم بنایا جاتا تھا) آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں بنا سکتا اور جب اس مجوسی نے قلم نہ بنانے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ قیامت کے دن فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ظالموں کو ان کے معاونین، ساتھ دینے والوں کے ہمراہ لاؤ۔ لہٰذا میں ایک ظالم کا معاون، ساتھ دینے والا نہیں بن سکتا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص:۱۲۵)

اے ایمان والو! خوب غور کرو کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ایک مجوسی، بدعقیدہ کی اتنی بھی مدد نہ کی کہ اس کا قلم بنا دیتے اور آج کے ٹی، ٹی، ایس سی کہلانے والے کچھ لوگ بدعقیدوں کی مدد بھی کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے نظر آتے ہیں کہ ہمیں اس کا عقیدہ نہیں دیکھنا ہے، وہ اللہ کی مخلوق تو ہے۔ تو کیا ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ یہ مجوسی اللہ کا بندہ اور اس کی مخلوق ہے۔ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص جو مجوسی ہے، اللہ ہی کا بندہ اور مخلوق ہے مگر اللہ و رسول جل شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گستاخ اور بد عقیدہ ہے اس لئے اس کی مدد نہیں کی۔ لہٰذا ہم مسلمانوں کو بھی اپنے امام، امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے ہر گستاخ اور تمام بد عقیدوں سے دور رہنا چاہئے۔

خوب فرمایا امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا ۔۔۔ وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے
لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے ۔۔۔ اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

اور فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ۔۔۔ ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل ۔۔۔ یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

درود شریف:

بد مذہب و بد عقیدہ سے میل جول عذاب کا سبب ہے

منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک (شاگرد امام ابو حنیفہ) کو ان کے وصال کے بعد لوگوں نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے میری صرف ایک بات پر عتاب فرمایا، تیس برس تک مجھ کو کھڑا رکھا اور وہ بات یہ تھی کہ میں نے ایک مرتبہ ایک بد مذہب، بدعتی کو محبت و پیار کی نظر سے دیکھ لیا تھا تو میرے رب تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ پر عتاب فرمایا کہ تم نے میرے دشمن کو محبت و پیار کی نظر سے کیوں دیکھا؟ اور میرے دشمنوں سے دشمنی کیوں نہیں رکھی؟ (روح البیان، ج:۳، ص:۱۲۶)

اور اسی طرح مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام بھیجا تو صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قاصد سے فرمایا کہ تم لوٹ کر اس سے میرا سلام مت کہنا کیونکہ وہ بد مذہب (بد عقیدہ) ہو گیا ہے۔ (روحانی حکایات، ص:۱۵۰)

حضرات! بزرگوں کے کردار و عمل ہمیں بتا رہے ہیں کہ بد مذہب و بد عقیدہ شخص سے پیار و محبت سے بات کرنا اللہ و رسول جل شانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت کی توہین ہے اور عذاب و عتاب کا سبب بھی۔ صحابی کا طریقہ یہی ہے کہ بد عقیدہ سے سلام نہ کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف سے صاف طور پر ظاہر اور ثابت ہوا۔

تقویٰ (۶) ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار جا رہے تھے کہ گرد و غبار کے کچھ ذرات آپ کے کپڑوں پر آ گئے تو آپ نے دریا پر جا کر کپڑے کو خوب اچھی طرح دھو کر پاک کیا اور جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ ہی کا فتویٰ ہے کہ اتنی نجاست سے کپڑا پاک رہتا ہے تو پھر آپ نے کپڑا دھو کر کیوں پاک کیا۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ فتویٰ ہے اور یہ تقویٰ ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص ۳۰۶)

تقویٰ (۷) ایک مرتبہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جا رہے تھے کہ راستے میں کیچڑ تھا، آپ کے پاؤں کی ٹھوکر سے کیچڑ اڑ کر ایک یہودی کے مکان کی دیوار پر پڑ گیا اور اس مکان کا مالک یہودی آپ کا مقروض تھا۔ آپ بہت پریشان ہوئے کہ اس یہودی کی مکان کی دیوار کیسے صاف کریں۔ اتنے میں یہودی اپنے مکان سے باہر آ گیا اور آپ کو دیکھ کر سمجھا کہ قرض مانگنے آئے ہیں۔ وہ یہودی عذر پیش کرنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ قرض کی بات چھوڑو میں تو اس فکر میں ہوں کہ تمہاری دیوار کو صاف کیسے کروں؟ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سنکر یہودی بے ساختہ کہنے لگا حضور! دیوار کو بعد میں صاف کیجئے گا پہلے کلمہ پڑھا کر میرا دل پاک وصاف کر دیں۔ چنانچہ یہودی نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص ۵۶)

حضرات! ہمارے بزرگوں کے کردار و اخلاق کو دیکھ کر بے شمار بے ایمان، ایمان لے آئے اور لاکھوں گمراہ، ہدایت پا گئے۔

حضرت امام اعظم کا اخلاق: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی با اخلاق اور کریم الطبع تھے۔ آپ نے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ آپ کا پڑوسی ایک ایسا شخص تھا جو آپ کو ہمیشہ پریشان کرتا رہتا تھا اور حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے پریشان رہتے تھے مگر کبھی اس کو کچھ نہ کہا۔ اتفاق سے اس شخص کو پولیس والے کسی وجہ سے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیے۔ ایک دو دن گزرنے کے بعد جب وہ شخص نظر نہیں آیا اور اس کی جانب سے جو تکلیف پہنچتی تھی وہ پریشانی بھی نہیں ہوئی تو حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معلوم کیا کہ ہمارا پڑوسی آج کل نظر نہیں آتا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ کسی جرم کی وجہ سے پولیس والے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیے ہیں۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت کوفہ کے گورنر عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس تشریف لے گئے تو گورنر نے آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کیا اور ادب و تعظیم سے آپ کو بیٹھایا اور آپ کے آنے کا مقصد معلوم کیا اور عرض کی، آپ نے کیوں تکلیف فرمائی ہے میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاتا۔ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے کوتوال نے ہمارے پڑوسی کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ

اس کو رہا کر دیا جائے۔ گورنر نے اسی وقت حکم دیا کہ اسے رہا کر دیا جائے۔ آپ اپنے پڑوسی کو ساتھ لے کر واپس آئے اور پھر اس پڑوسی نے ہمیشہ کے لئے گناہوں سے توبہ کر لی اور آپ کے حلقہ درس میں بیٹھ کر دین کا علم حاصل کرنے لگا اور عالم دین بن کر فقیہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ (سیرت نعمان، ص: ۶۰، الخیرات الحسان، ص: ۱۳۸)

آپ سے مروی حدیثیں سترہ سو ہیں

شارح مؤطا نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد میں کئی قول نقل کئے ہیں اس میں سے ایک قول یہ ہے کہ آپ سے روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد ایک ہزار سات سو ہے۔ (زرقانی)

حضرات! غیر مقلدین جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سترہ حدیثیں پہنچی ہیں اور ثبوت میں ابن خلدون کا حوالہ پیش کرتے ہیں تو وہ سراسر غلط ہے اور اس غلطی کی بہت ساری وجہیں ہیں۔ اور جو شخص آپ کی روایت کی ہوئی حدیثوں کو دیکھنا چاہے وہ آپ کے شاگرد حضرت امام محمد اور حضرت امام ابو یوسف کی کتاب، مؤطا امام محمد اور کتاب الخراج، کتاب الامالی محمد بن زیاد وغیرہا کا مطالعہ کرے۔ ان کتابوں میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہوئی کئی سو حدیثیں صحیح اور حسن ملیں گی۔

مگر جب خدا دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

اور حضرت ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کے مطابق حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراسی ہزار مسائل حل فرمائے ہیں اور کچھ علماء نے تو اس سے بھی زیادہ لکھا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بے لوث اور خلوص و محبت سے لبریز دین و سنت کی خدمت کا صلہ بھی خوب سے خوب تر عطا کیا کہ آج پوری دنیائے اسلام میں مذہب حنفی کا بول بالا ہے اور محبوب خدا، مصطفیٰ کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں کس قدر قرب کا درجہ نصیب ہوا ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت یحییٰ معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم خواب میں آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا کہ:

اَیْنَ اَطْلُبُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ۝ یعنی میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کہاں تلاش کروں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کے پاس مجھے تلاش کرو۔

(کشف المحجوب شریف، ص: ۱۰۸، تذکرۃ الاولیاء، ص: ۱۲۷)

قبر انور سے امام المسلمین کا لقب ملا: ہمارے امام حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر پاک، مدینہ طیبہ میں روضۂ اطہر قبر انور پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ تو روضۂ اطہر قبر انور سے جواب آیا۔

وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ سلام ہو تم پر اے مسلمانوں کے امام (تحفۃ الاولیاء، ص:۵۱)

حضرت امام اعظم کا قصیدہ: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں بہت بہترین قصیدہ لکھا، جس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

یَـا اَکْـرَمَ الثَّـقَـلَیْـنِ یَـا کَـنْـزَ الْـوَرٰی
جُـدْلِـیْ بِـجُـوْدِکَ وَاَرْضِـنِـیْ بِـرِضَـاکَ

یعنی اے سب سے نیک و بزرگ شخصیت نعت الٰہی کے خزانے اپنے کرم سے مجھے بھی عطا فرمائیے اور اپنی رضا سے مجھے بھی پسند فرمائیے۔

وَالْاَنْبِیَـآءُ وَکُـلُّ خَـلْـقٍ فِـی الْـوَرٰی
وَالـرُّسُـلُ وَالْاَمْلَاکُ تَـحْـتَ لِـوَاکَ

یعنی تمام انبیاء و رسل اور سارے فرشتے اور مخلوق قیامت کے دن آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اے خیر الوریٰ!

اَنْـتَ الَّـذِیْ لَـمَّـا تَـوَسَّـلَ بِکَ اٰدَمُ
مِـنْ زَلَّةٍ فَـازَ وَهُـوَ اَبَـاکَ

یعنی آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدم نے آپ کو وسیلہ بنایا تو وہ کامیاب ہوتے قبولیت دعا سے حالانکہ وہ آپ کے باپ ہیں۔

اَنَـاطَـامِـعٌ بِـالْـجُـوْدِ مِـنْکَ وَلَمْ یَکُنْ
لِاَبِـیْ حَـنِـیْـفَةَ فِـی الْاَنَـامِ سِـوَاکَ

یعنی میں آپ کے جود و کرم کا محتاج ہوں اور مخلوق میں آپ کے سوا ابو حنیفہ کا کوئی نہیں ہے۔ (قصیدہ نعمانیہ)

اے ایمان والو! ان اشعار کے ذریعہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان و عقیدے کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش سے ہر نعمت و دولت کا

مالک جانتے ہیں بلکہ جو کچھ بھی کسی کو ملا ہے یا ملے گا وہ بھی آقا کریم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاتھوں ہی سے ملے گا۔ اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے حضرت آدم کی دعا قبول ہوئی تو بغیر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلے کے اب کسی کی بھی دعا قبول نہ ہوگی تو ثابت ہوا کہ آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بارے میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو ایمان وعقیدہ تھا وہی ایمان وعقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اور الحمد اللہ وہی عقیدہ ہم غلامان غوث وخواجہ ورضا کا بھی ہے۔

تیرے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا وہ کیا بھٹک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

درود شریف:

امام اعظم کی نصیحت: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بوقت وصال اپنے شاگرد حضرت امام ابویوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ قرآن کی تلاوت کرتے رہو، قبروں اور مشائخ کی اور مبارک مقامات کی کثرت سے زیارت کیا کرو۔ (نصرۃ الاصحاب، بحوالہ الاشباہ والنظائر)

حضرات! اس نصیحت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہم سنیوں، بریلویوں کا وہی عقیدہ ہے جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔

امام اعظم کا وصال: مشہور روایت کے مطابق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ستر سال کی عمر میں ۲ر شعبان المعظم ۱۵۰ھ میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے

ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

﴿۸﴾

شعبان المعظم

پہلا جمعہ..دوسرا بیان

"نماز" تحفہ معراج

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ○ (پ۱۶، ع۱۰)

ترجمہ: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی، شرمندگی

اے ایمان والو! پیارے آقا، شب اسریٰ کے دولہا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب میں معراج سے واپس آیا تو پچاس وقت کی نماز رب تعالیٰ نے مجھے اور میری امت کے لئے عطا فرمایا۔

(مشکوٰۃ شریف، ص۵۲۹)

معراج کے دولہا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو کیا دیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پچاس وقت کی نماز کا تحفہ میری امت کے لئے دیا ہے اور فرمایا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن نماز مومنوں کی معراج ہے۔

اے پیارے محبوب! آپ نے خدائے تعالیٰ کو دیکھا یہ آپ کی معراج ہے اور آپ کی امت نماز پڑھے گی تو نماز مومنوں کی معراج ہے۔

نماز کم کرانا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے بوجھ نہیں اٹھا سکتی اور پچاس وقت کی نماز آپ رب تعالیٰ کے حضور جائیے اور نمازوں کو کم کرائیے۔ امت کی کمزوری اور پریشانی دیکھ کر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم امت کے غم میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے ہیں اور معروضہ پیش کرتے ہیں کہ اے رب کریم! میری امت کمزور ہے پچاس وقت کی نماز زیادہ ہے کچھ کم کردے، تو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز کو معاف فرمادیا۔ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس ہوئے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا نماز کتنی کم ہوئی ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے موسیٰ! رب تعالیٰ نے بڑا کرم فرمایا اور پانچ وقت کی نماز معاف فرمادی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا کہ آپ کی امت کمزور ہے اتنی بوجھ نہیں برداشت کرسکتی۔ جائیے اور کم کرائیے۔ امت کے غم کو دیکھ کر ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پھر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اور پانچ وقت کی نماز کو کم فرمادیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کہا اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نو بار اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس طرح رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش پر حضور کی امت کے لئے پینتالیس وقت کی نماز کو معاف کردیا اور پانچ وقت کی نماز رہ گئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اب بھی زیادہ ہیں اور کم کرائیے تو شرم وحیا کے پیکر ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا نماز کم کرانے کی غرض سے اب مجھے رب تعالیٰ کے حضور جانے میں شرم آتی ہے۔ (ابن ماجہ ص ــــــ)

ہمارے حضور سراپا رحمت ونور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب پانچ وقت کی نماز کا تحفہ لے کر آرہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) غم نہ کیجئے کہ نمازوں کی تعداد گھٹی ہے تو ثواب بھی کم ہوگیا ہوگا۔ بلکہ اے محبوب رسول (صلی اللہ علیک والک وسلم) امت پڑھے گی پانچ وقت کی نماز اور ثواب دیا جائیگا پچاس وقت کی نماز کا۔

محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کو انعام: جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور ابھی کیا نہیں ہے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور نیک کام کرلے تو اس کو دس نیکی دی جاتی ہے اور جو شخص برائی کا ارادہ کرے اور برا کام نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا۔ اور اگر برا کام کرلے تو ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف ج ــــ ص ــــــ)

حضرات! یہ سب صدقہ ہے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی نسبت کا کہ ہم کیسے بھی ہیں مگر محبوب نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی امت ہیں۔

عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

عقیدے کی بات: اہلسنت کا مخالف کہتا ہے کہ قبر والوں سے مدد لینا بدعت ہے شرک ہے اور قبر والوں کی مدد نہیں لینی چاہئے تو ایسے لوگوں سے پوچھا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ قبر میں تشریف فرما ہیں۔ پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی کم ہو کر پانچ وقت کی نماز رہ گئی۔ تو یہ نماز کی تخفیف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش اور مدد سے ہے۔ اب وہابی، دیوبندی جو یہ بکتے پھرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی یا ولی کو وسیلہ بنانا شرک و بدعت ہے اور قبر والوں سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ پچاس وقت کی نماز پڑھیں۔ اس لئے کہ پانچ وقت کی نماز تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سفارش اور وسیلہ سے کم ہو کر ملی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر والے ہیں اور ان کی مدد سے امت کی پریشانی دور ہوئی ہے ورنہ پچاس وقت کی نماز پڑھنا کتنا دشوار ہوتا۔ تو پتہ چلا کہ قبر والے بھی مدد کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوری امت کی مدد کی۔ تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جب موسیٰ علیہ السلام قبر والے ہو کر مدد کر سکتے ہیں تو گنبد خضریٰ کے مکین، ہمارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی مدد اور استعانت کا عالم کیا ہوگا۔

عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

درود شریف:

نماز کیا ہے؟ حضرات! مخلوق کا اپنے خالق کے حضور میں بندگی کا اظہار، اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، اس کے رحمٰن ورحیم ہونے کی یاد، حسن ازل کی حمد وثنا، اس خالق ومالک کے بے شمار احسانات کا شکریہ،

یہ ہمارے اندرونی احساسات کا عرض نیاز، یہ فطرت کی آواز، بے قرار روح کی تسلی وتشفی، مضطرب قلب کی راحت، مایوس دلی کی آس، زندگی کا حاصل، ہستی کا خلاصہ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کا فطری جواب، معراج کا تحفہ، دین کا ستون، کامیابی کا راز نماز ہے۔ نماز ہے، نماز ہے۔

نماز کی افضلیت: حضرات! نماز کو جملہ عبادات میں خصوصی فضیلت حاصل ہے۔ حج زندگی میں ایک مرتبہ صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔ زکوۃ سال میں ایک مرتبہ صاحب نصاب مسلمان کو دینا ہے۔ رمضان شریف میں روزے بھی گیارہ ماہ بعد آتے ہیں مگر نماز وہ عبادت ہے جو ایک دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے۔ نماز ہی وہ اعلیٰ عبادت ہے جو ہر مرد وعورت، امیر وغریب، پیر وصغیر، آزاد واسیر، عربی وعجمی، گورے اور کالے، جوان اور بوڑھے، بیمار اور تندرست، شاہ وگدا، مریض وحکیم، مسافر ومقیم، ہر عاقل وبالغ مسلمان پر فرض ہے۔

احادیث مبارکہ

حدیث ۱: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَلَاتُهٗ (نسائی، ص ۵۵)

قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کا حساب اس کی نماز کا ہوگا۔

اے ایمان والو! یہ دنیا فانی ہے اور دنیا کی ہر چیز فانی ہے ہمیں چند روز دنیا میں گزار کر اپنے پیارے رب تعالیٰ کی بارگاہ عظمت میں حاضر ہونا ہے اور ہر چیز کا حساب دینا ہے کتنا کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ حساب دینا ہے جوانی کو حرام کاری میں گزاری یا نیک کاموں میں، سب کا حساب دینا ہے، زندگی کی ایک ایک سانس، ایک ایک لمحہ، منٹ وسکنڈ کا حساب دینا ہے مگر جو سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز کے بارے میں ہوگا۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

حدیث ۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ ○ (ترمذی، ج ۱، ص ۵۵، در منثور، ج ۱، ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

بے شک قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیابی اور فلاح پائے گا اور اگر وہ درست نہیں ہوئی تو وہ نامراد اور ناکام ہوگا اور اس کی فرض نماز میں کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے نفل میں تاکہ اس سے اس کے فرضوں کی کمی پوری کیا جائے، اس طرح اس کے باقی اعمال کا حساب ہوگا۔

حدیث ۳: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ بگڑی اور خراب ہوئی تو تمام اعمال بگڑیں گے۔ (طبرانی فی الاوسط، کنز العمال، ج ۷، ص ۲۸۳)

ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔

حدیث ۴: لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَمٌ وَعَلَمُ الْإِيْمَانِ اَلصَّلٰوةُ (منیۃ المصلی ص ۴، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ: ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

اے ایمان والو! آگ کی علامت گرمی ہے۔ برف کی علامت ٹھنڈا ہو۔ سورج کی علامت دھوپ ہے۔ چاند کی پہچان روشنی۔ ہے پھول وگلاب کی پہچان خوشبو ہے اور مومن کی پہچان یہ ہے کہ نمازی ہو۔

حضرات! افسوس کی بات ہے کہ آپ مومن ہیں اور نماز نہیں پڑھتے، ایسے مومن کو اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہئے کہ ایمان میں کوئی کمی تو نہیں ہے۔

حدیث ۵: اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

اول: گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

دوسرا : نماز قائم کرنا

تیسرا : زکوٰۃ دینا

چوتھا : حج کرنا

پانچواں : رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ (بخاری، ج ۱، ص ۶، مسلم، ج ۱، ص ۳۲، مشکوٰۃ، ص ۱۲)

سب سے افضل بندہ

حدیث ۶: ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب بندوں میں افضل بندہ وہ مسلمان ہے، جو نماز کے لئے وقت کا خیال رکھتا ہے۔ (مجمع الطالبین)

وقت میں نماز پڑھنے والا بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث ۷: نبی رحمت، رسول برکت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر بندہ وقت میں نماز پڑھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر وعدہ ہے کہ اسے عذاب نہ دوں گا اور بے حساب جنت میں داخل کروں گا۔ (حاکم، کنز العمال، ج ۷، ص ۱۲۷)

سبحان اللہ! سبحان اللہ!! حضرات! وقت میں نماز پڑھ لینا کتنی سعادت اور نیکی کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ عمل کتنا پسند ہے کہ بندہ کو عذاب بھی نہ ہوگا اور بے حساب جنت میں جائیگا۔ آج کی اس مبارک محفل میں آؤ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ وقت میں نماز پڑھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بضرور پڑھیں گے۔

درود شریف:

حدیث ۸: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ ○ نماز مومن کا نور ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۱۷)

حدیث ۹: **اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْن ○** نماز مومنوں کی معراج ہے۔

حدیث ۱۰: **اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ وَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ۔** نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز چھوڑی اس نے دین کی بنیاد ڈھادیا اور جس نے نماز قائم کیا اس نے دین کو قائم رکھا۔ (منیۃ المصلی، ص ۴، مطبوعہ لاہور)

نماز رحمت ہی رحمت ہے

حدیث ۱۱: امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ نماز فرشتوں کی محبوب عبادت ہے۔ انبیائے کرام کی سنت

ہے۔ معرفت کا نور ہے۔ ایمان کا مجو ہے، دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ رزق میں برکت کا سبب ہے۔ نمازی کے دل کا نور ہے۔ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب کا وسیلہ ہے۔ قبر میں مونس وغمخوار ہے۔ میدان قیامت میں سایہ اور سر کا تاج ہے۔ نماز دوزخ کے درمیان پردہ ہے۔ نماز میزان کو بوجھل کرنے والی ہے۔ پل صراط سے پار کرنے والی ہے اور نماز جنت کی کنجی ہے۔ (نزہۃ المجالس، عجیب الطالبین)

نماز نے بُڑھیا کو طوفان سے بچالیا

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ اے نوح! (علیہ السلام) جب طوفان آئے تو نیک بندوں کو اپنے ساتھ کشتی میں بیٹھا لینا تا کہ نیک لوگ عذاب سے محفوظ رہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک بڑھیا سے وعدہ فرمالیا کہ طوفان آئے گا تو میں تم کو بھی ساتھ لے لوں گا اور اپنی کشتی میں سوار کرلوں گا۔ مگر جب طوفان آیا اور آ کر تباہیاں مچا کر چلا گیا۔ مگر بڑھیا کا خیال حضرت نوح علیہ السلام کو نہیں آیا طوفان گزر جانے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کو اچانک بڑھیا کا خیال آیا اور بے حد افسوس ہوا کہ بڑھیا کا کیا ہوا ہوگا چند نیکوں کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام اس بڑھیا کی خبر گیری کے لئے تشریف لے گئے۔

دور سے بڑھیا کی جھوپڑی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام نے شکر ادا کیا کہ بڑھیا کی کٹیا سلامت اور موجود ہے اور قریب تشریف لائے تو کیا دیکھا کہ بڑھیا اپنی کٹیا میں نماز پڑھ رہی ہے اور عبادت میں مشغول ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے بڑھیا کو سلام کیا۔ بڑھیا بولی۔ اے اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کیا طوفان آ گیا ہے۔ آپ مجھے لینے آئے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بڑھیا طوفان آیا اور تباہیاں مچا کر چلا بھی گیا۔ کیا تجھ کو خبر نہیں ہوئی؟ بڑھیا بولی اے حضرت! مجھے تو طوفان کی مطلق خبر نہیں، میں تو نماز پڑھ رہی تھی اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھی۔ (تفسیر روح البیان، ج ۳، ص ۸۵)

اے ایمان والو! یہ ہے نماز کی برکت کہ طوفان آیا، دنیا کو تہ و بالا کر کے چلا بھی گیا مگر بوڑھی عورت جو اپنے رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھ رہی تھی اس کو پتہ بھی نہ چلا۔

اے ایمان والو! آؤ ہم بھی نمازی بن جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نماز کی برکت سے ہر طوفان اور غم سے نجات نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! بڑھیا نماز بھی پڑھتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے نبی (علیہ السلام) سے محبت بھی کرتی تھی۔ تو پتہ چلا کہ وہی نماز برکت ورحمت بنتی ہے جو نبی کی محبت وغلامی کے ساتھ ادا کی جائے۔

درود شریف:

حضرات! آج ہمارا مخالف وہابی، دیوبندی، تبلیغی کہتا ہے ایسی نماز پڑھو جس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ نماز میں درود وسلام دونوں موجود ہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خیال نہ آئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سلام بھیجا جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خیال نہ آئے ممکن ہی نہیں ہے، کہ جب درود پڑھو گے تو درود والے کا خیال ضرور آئے گا۔ سلام بھیجو گے تو سلام والے کا خیال یقیناً آئے گا اور ہم ایمان والوں کی نماز تو مکمل اور مقبول اس وقت ہوتی ہے جب نبی کا خیال آ جائے۔

درود شریف:

نماز نہ پڑھنے سے آبادی برباد ہوگئی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک بستی پر ہوا جس میں خوب سر سبز وشاداب درخت کھڑے لہرا رہے تھے۔ صاف شفاف پانی کے چشمے بہہ رہے تھے بستی میں بڑی آبادی اور شادابی تھی چند سال کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس بستی سے گزرے تو دیکھا درخت سوکھے ہوئے ہیں۔ پانی کے چشمے خشک پڑے ہیں مکانات گرے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ یہ تباہی و بربادی کا منظر دیکھ کر سوچنے لگے کہ اس بستی کا اور اس میں رہنے والوں کا حال اتنا برا کیوں ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اس بستی والے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہ نماز چھوڑنے کا وبال ہے۔ اس لئے یہ بستی ویران و برباد ہوگئی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

اے ایمان والو! وہ گھر برباد ہے جہاں نمازی نہ ہوں، وہ بستی ویران ہے جس میں نماز پڑھنے والے نہ ہوں۔ آؤ ہم سب اپنے اپنے گھروں کا، اپنی اپنی آبادی کا محاسبہ کریں کہ ہمارے گھر اور ہمارے محلے آباد ہیں، یا ویران و برباد ہیں۔ توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے۔

میرے رحمٰن ورحیم خالق ومالک مولیٰ کے دربار کرم کا منادی صبح شام ندا دیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

خوب نماز پڑھو۔ گھر والوں کو نمازی بناؤ۔ بلکہ پورے محلے والوں کو نماز کی دعوت دو تا کہ گھر بھی آباد رہے اور محلہ بھی شاد رہے اور قیامت کے دن اپنے پیارے رب تعالیٰ سے خوب خوب انعام واکرام کی دولت سے مالا مال ہوسکو۔

حدیث ۱۲: ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص ۵۸)

اے ایمان والو! جب سات سال کے بچوں کے لئے نماز کی تاکید کا حکم ہے تو ہمارے جوانوں اور بوڑھوں پر کیا نماز معاف ہوسکتی ہے ہرگز نہیں۔ لہٰذا نماز پڑھو۔ بچوں کو پڑھاؤ۔ جب پورا گھر نمازی ہوگا تو گھر کی رونق و برکت کا عالم ہی کچھ اور ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں کو ہمارے نبی، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی الفت و محبت کے جلوؤں اور نماز کی برکتوں سے جگمگا دے۔ آمین۔ ثم آمین

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

دوسرا جمعہ .... پہلا بیان

فیضان نماز

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۝

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ (پ۲۱، رکوع۱)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! نماز ہی وہ عبادت ہے جس کا حساب روز محشر سب سے پہلے ہوگا۔ نماز ہی وہ عبادت ہے جو گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ نماز سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور نمازی کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

نماز کی برکت سے گناہ جھڑتے ہیں

حدیث شریف ۱: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم موسم خزاں میں باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ درختوں کے پتے جھڑتے ہیں۔ آپ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ کر ہلایا۔ پتے ان سے جھڑنے لگے۔ پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے عرض کیا، میں حاضر ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۸)

حدیث شریف ۲: نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی، جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے جسم پر گناہ کا میل باقی نہیں رہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک سنا کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہے گا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ اس کے بدن پر کچھ میل باقی نہ رہے گا۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۷)

ترجمہ: تو یہ پانچ وقت کی نماز کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے

حدیث شریف ۳: قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ ۔ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

اے ایمان والو! جب امتی نماز پڑھتا ہے تو ہمارے رحیم آقا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے قلب میں ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں۔ اور نمازی امتی سے خوش ہوتے ہیں۔ بڑا ہی خوش نصیب ہے وہ امتی جس سے پیارے آقا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوش ہو جائیں اور جو امتی نماز نہیں پڑھتا ہے یقیناً وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکلیف پہونچاتا ہے اور ناراض کر کے دین و دنیا دونوں کو تباہ کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے محبوب عمل نماز ہے

حدیث شریف ۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے، ہمارے سرکار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا سب سے محبوب عمل ہے۔ پھر کیا ہے تو فرمایا ماں، باپ کی خدمت کرنا، میں نے عرض کیا پھر کیا ہے، تو فرمایا جہاد کرنا۔ (بخاری، ج ۲، ص ۸۸۲، مسلم، مشکوٰۃ، ص ۵۸)

نماز کی برکت سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف ۵: حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہم بیٹھے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر فرمایا کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے اور میں نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ ظہر کی نماز پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے یعنی وہ گناہ جو فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان ہوئے ہوں پھر جب عصر کی نماز پڑھتا ہے تو ظہر اور عصر کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے پھر جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو عصر کی نماز اور مغرب کی نماز کے درمیان کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ پھر جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو مغرب کی نماز اور عشاء کی نماز کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے پھر وہ شخص رات بھر سوتا رہے پھر اٹھ کر وضو کرے اور فجر کی نماز پڑھے تو عشاء کی نماز اور فجر کے بیچ کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور یہی وہ نیکیاں ہیں جو برائیوں کو مٹا دیتی ہیں اور گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ (حبیب العالمین)

نماز سے گناہ دھلتے ہیں

حدیث شریف ۶: امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تمہارے صحن میں نہر ہو ہر روز وہ پانچ مرتبہ غسل کرلے تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا۔ جی نہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسا کہ پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، مسلم، ج۱، ص۲۳۵)

نماز سے سال بھر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف ۷: ہمارے سرکار امت کے غمخوار پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان شریف سے رمضان شریف تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوئے ہوں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔ (مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ۵۷)

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو اور نماز کی برکت دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کتنی برکت ورحمت رکھی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا زریں دور تھا۔ توحید ورسالت کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا۔ نیکیاں بدیوں پر چھا رہی تھیں۔ جہالت کی تاریکیاں دور ہو رہی تھیں۔ نور خدا ہر سو پھیل رہا تھا۔ ایسے میں ایک شخص جو کہ نمازی تھا اور ساتھ ہی بدعمل وبدکردار بھی تھا۔ نماز کی برکت سے توبہ کی توفیق ملی پھر کیا تھا نیک و پرہیز گار ہو گیا۔

نماز کی برکت سے بُرا شخص نیک و پرہیز گار ہو گیا

حدیث شریف ۸: ایک شخص ہمارے نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھتا تھا مگر برے اعمال میں بھی مشغول تھا۔ اس شخص کے بارے میں سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خبر کیا گیا کہ فلاں شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور برے عمل بھی کرتا ہے تو ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بیشک اس کی نماز اس کو ہر برے کام سے روک دے گی۔ چند دنوں کے بعد وہ شخص تمام برے اعمال سے توبہ کر کے نیک و پرہیز گار ہو گیا۔ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا تو فرمایا کیا میں تم کو نہیں کہتا تھا کہ ان کی نماز انہیں تمام برے کاموں سے روک دے گی۔ (خزائن العرفان)

اے ایمان والو! اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے اور برے اعمال کا ارتکاب بھی کرتا ہے تو اس کو طعنہ نہیں دینا چاہیے۔ کہیں اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس نے نماز بھی چھوڑ دی تو اس کا گناہ طعنہ دینے والوں کے سر جائے گا۔ اس لئے نماز پڑھنے والے کو طعنہ نہیں دینا چاہئے نہ اس کا مذاق بنانا چاہئے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ نماز کی برکت سے وہ شخص برے اعمال سے توبہ کر کے، نیک و پرہیز گار بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان حق ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (پ ۲۱، رکوع ۱)

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنز الایمان)

نماز کی برکت سے چور نیک ہو گیا

حدیث شریف ۹: ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کہ

فلاں شخص رات میں نماز پڑھتا ہے اور صبح کو چوری کرتا ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک دن نماز اسے برے کام سے روک دے گی۔ (مکاشفۃ القلوب)

نماز کی برکت سے گناہ معاف ہو گیا

حدیث شریف ۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص سے زنا کا گناہ ہو گیا۔ وہ شخص نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اپنے کئے ہوئے گناہ کا اقرار کیا اور بخشش کا طلبگار رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر آیت کریمہ نازل فرمایا۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ O (پ۱۲، رکوع۱۰)

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں، بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔ (کنز الایمان)

یعنی اس شخص نے جب گناہ معاف ہوتے ہوئے دیکھا تو خوشی سے سرشار ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم لِیْ هٰذَا۔ اے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کیا یہ مغفرت و بخشش میرے لئے خاص ہے تو ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ كُلِّهِمْ۔ نہیں بلکہ ساری امت کے لئے ہے۔ (مشکوۃ شریف۔ ص ۵۸)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

اے ایمان والو! خوب غور سے سنو! اور اپنے ایمان کو تازہ کرو۔ آج ہمارا مخالف وہابی، دیوبندی کہتا ہے۔ سب کام اللہ کرتا ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلے کی ضرورت کیا ہے۔ ہم نبی سے کیوں کہیں۔ نبی کے پاس

مدینہ جانے کی حاجت کیا ہے۔ تو مخالف وہابی سے پوچھو کہ صحابی رضی اللہ عنہ سے گناہ ہوا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کیوں حاضر ہوئے اور بخشش کیوں طلب کی، مدد کیوں مانگا۔ کیا صحابی سے زیادہ کوئی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ گویا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا یہ چاہتے ہیں کہ دیتا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بخشش اللہ تعالیٰ ہی فرماتا ہے لیکن اپنے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جانے سے اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وسیلہ لینے سے۔ اور مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ گناہ ہو جائے، خطا سرزد ہو جائے، ظلم ہو جائے تو پیارے آقا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس جانا، اور ان کا وسیلہ لینا بدعت و شرک نہیں بلکہ صحابہ کرام کی عادت و سنت ہے۔

کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ مجدد ابن مجدد، ولی ابن ولی، قطب عالم، ہم شبیہ غوث اعظم، سرکار مفتی اعظم، مرشد اعظم، الشاہ مصطفےٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلوی نے:

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیو ہرگز خدا ملتا نہیں

اور عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا۔ تجھے حمد ہے خدایا

درود شریف:

خدائے تعالیٰ سے بے مثال خوف

حدیث شریف ۱۱: عہد رسالت میں ایک مسلمان سے زنا کی معصیت سرزد ہوگئی۔ یہ گناہ اتنی مخفی صورت میں ہوا تھا کہ کوئی انسانی نگاہ وہاں نہ پہونچ سکی اور کسی کو علم نہ ہونے پایا۔ نفسانی خواہش کے ہیجان میں وہ ضبط نفس سے کام نہ لے سکا۔ بعد میں احساس ہوا کہ دنیوی عدالت کی سزا سے تو بچ سکتا ہوں مگر اخروی خسران سے کون بچائے گا۔ بہتر ہے کہ سنگساری کی سزا دنیا میں بھگت لوں۔ انتہائی ندامت کے ساتھ جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر کہا۔ غضب ہو گیا مجھ سے زنا کا ملعون فعل سرزد ہوا ہے۔ براہ کرم مجھے جناب رسالت

تاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لے جاکر سزا دلوادیجئے۔ محبوب مصطفیٰ، حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، کسی نے گناہ کے ارتکاب کرتے وقت آپ کو دیکھا ہے؟ جواب نفی میں پاکر فرمایا۔ جا اور کسی سے ذکر نہ کرنا۔ خدائے تعالیٰ سے توبہ کر جب اس نے تیرا یہ گناہ چھپالیا تو وہ تیرا گناہ بھی معاف کردے گا۔ یہ الفاظ اور پھر حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے صادر ہوئے۔ اطمینان کے لئے یہی کچھ کافی تھا۔ اس وقت تو وہ مطمئن ہوکر چلا گیا مگر پھر خدا خوفی نے ذہن پر غلبہ پالیا اور عذاب آخرت کے تصور نے لرزا دیا۔ بھاگا بھاگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس پہونچا اور واقعہ بیان کردیا۔ آپ نے بھی وہی کچھ فرمایا جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ چکے تھے۔ لیکن اس پر ایسا خوف طاری تھا کہ بار بار آتا اور سزا کی استدعا کرتا۔ چوتھی مرتبہ اس نے سزا کا عزم کامل کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور رجم کئے جانے کی التجا کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنگساری کا حکم دیا اور اس نے پورے اطمینان کے ساتھ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔

حضرات! غور کیجئے! اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اس کی سزا دردناک موت ہے۔ ہر طرف سے پتھر برسائے جائیں گے۔ بے انتہا رسوائی ہوگی لیکن خدا خوفی کا جذبہ تھا۔ جس نے ہر اذیت و تکلیف برداشت کرنے کا تحمل عطا کردیا۔ تمدن و معاشرت کی پوری تاریخ اس طرح کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس طرح کا ایمان وایقان نماز ہی سے نصیب ہوسکتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ وہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ جزا اور سزا اسی قادر و قیوم کے ہاتھ میں ہے۔ جو ہر وقت تمہیں دیکھتا ہے

نماز انسان میں یہ احساس پیدا کرتی ہے کہ سب حاکموں کا سب سے بڑا حاکم خدائے کائنات ہے۔ جس سے کوئی جرم نہیں چھپایا جاسکتا۔ گناہ چاہے شیش محلوں کے سنہرے پردوں میں کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے نہیں چھپ سکتا۔ جب مسلمان ہر روز ایمان وایقان کے ساتھ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری دے تو اس سے کیسے کوئی گناہ سرزد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان حق ہے اور یقیناً حق ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ (پ۲۱، ر۱۶، رکوع ۱)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنز الایمان)

نمازی کے تمام گناہ معاف ہو گئے

حدیث شریف ۱۲: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ باندھ کر اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں۔ جب بندہ رکوع میں جاتا ہے تو سارے گناہ گر جاتے ہیں۔ نمازی جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو سارے گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۱۶)

حدیث شریف ۱۳: اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پہلے اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۸)

حدیث شریف ۱۴: میرے رحیم وکریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسے نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔ (نسائی، جلد ۱، ص ۱۸، ابن ماجہ ص ۳۶)

تنہائی کی دو رکعت

حدیث شریف ۱۵: نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے علاوہ کوئی نہ دیکھے تو ایسے نمازی شخص کی دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

(کنز العمال، ج ۷، ص ۱۱۵)

نمازی ہونا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے

حدیث شریف ۱۶: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان والے بندے پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز کی توفیق دی گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص)

اے ایمان والو! ہمارے اکابر واسلاف، نماز سے بڑی محبت کیا کرتے تھے اور ان کے دلوں میں نماز کی بڑی قدر ہوا کرتی تھی جیسے نماز کا وقت ہوتا، کسی چیز کی پرواہ کئے بغیر نماز شروع کر دیتے۔

ایک عالم باعمل کے نماز کی پابندی کا آنکھوں دیکھا حال

پیر و مرشد، ولی کامل، عالم باعمل، فنافی الرضا حضرت مولانا مفتی الشاہ بدرالدین احمد قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصنف سوانح اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز سے بے پناہ محبت فرماتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا سب سے پہلے نماز ادا فرماتے۔ ایسا نہیں کہ ابھی تو بہت وقت باقی ہے بعد میں نماز پڑھ لیں گے۔ کہ فلاں سے ملنا ہے پھر نماز پڑھیں گے۔ فلاں کام ہے وہ کرلیں پھر نماز پڑھیں گے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز کا وقت ہو جائے تو ٹال مٹول کرنا کہ ابھی وقت ہے پڑھ لیں گے اور نماز میں تاخیر کرنا۔ نفس کا دھوکہ ہے۔ شیطان کا بہکاوا ہے۔ نماز چھوٹ سکتی ہے، ضائع ہوسکتی ہے۔ لہٰذا جب وقت نماز ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاؤ، نماز ادا کرلو۔ پھر باقی کام کرو۔

میرے آقائے نعمت بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر فرماتے تو سب سے پہلا سوال نہ ٹکٹ کا کہ کنفرم ہے یا نہیں۔ ٹرین کب آئیگی یا کب جائے گی کچھ نہیں بلکہ نماز کے بارے میں ہوتا کہ نماز کیسے پڑھیں گے اور کب پڑھیں گے۔ کہیں ٹرین کی وجہ سے نماز ضائع نہ ہو جائے۔ ٹرین کا انتظار فرماتے، نماز کا وقت ہو جاتا، نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ ساتھی کہتے کہ حضرت؟ ٹرین آئے گی اور چلی جائے گی ہم یہیں رہ جائیں گے۔ آقائے نعمت حضور بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ٹرین جائے گی، نماز تو نہیں جائے گی۔ نماز فرض ہے۔ سفر کرنا فرض نہیں ہے۔ اور دیکھا گیا کہ کبھی بھی ٹرین نہیں چھوٹی نماز کی برکت سے ٹرین بھی وقت پر ملتی اور سفر بھی نماز کی ادائیگی کے ساتھ ہوتا۔ سچ فرمایا۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کیا کامیاب ہوا۔ نماز کی بے بہا محبت وقدر نے کتنا عظیم الشان انعام عطا کیا کہ حضور بدر ملت آقائے نعمت نماز مغرب سے فارغ ہو کر مصلے پر اپنا رُخ مدینہ منورہ کی جانب کئے ہوئے تسبیح و تہلیل میں مشغول تھے۔ ۸؍رمضان المبارک کی رات تھی اور پروانہ اجل آیا اور جان کو جان جاناں کے حوالے کیا یعنی وصال فرمایا۔ یہ ہے مومن کامل کی نماز سے بے پناہ محبت۔ وقدر کا انعام واکرام۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمارے بزرگوں کی طرح نماز سے محبت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

گدائے بدر ملت

انوار احمد قادری رضوی

دو رکعت نماز جنت سے افضل ہے

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز، ان دونوں میں سے ایک کا اختیار ملے تو میں دو رکعت نماز اختیار کرلوں۔ اس لئے کہ دو رکعت نماز میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور جنت میں میری رضا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص)

نمازی بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث شریف ۱۷: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر وعدہ ہے کہ میں اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔ (کنز العمال، ج ۷، ص ۱۲۷)

فرشتوں کی دعا نمازی کے حق میں

حدیث شریف ۱۸: ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعاء کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت تک کہ بے وضو ہوجائے یا اُٹھ کھڑا ہو۔

ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔ اے اللہ تعالیٰ تو اس کو بخش دے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو اس پر رحم کر۔ اے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر۔ (ابوداؤد شریف، ج ۱، ص ۸۲)

رات بھر عبادت کا ثواب

حدیث شریف ۱۹: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جو نماز صبح کے لئے طالب ثواب ہوکر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور نماز عشاء کے لئے حاضر ہوا گویا اس نے آدھی رات قیام کیا یعنی عبادت کی۔ (بیہقی، کنز العمال، ج ۴، ص ۸۰، شعب الایمان، ج ۳، ص ۵۵)

دوزخ سے آزاد ہوا

حدیث شریف ۲۰: میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو براءتیں عطا فرماتا ہے ایک دوزخ سے۔ دوسری نفاق سے (خطیب، کنز العمال، ج ۴، ص ۸۰)

نماز عشاء و فجر کی فضیلت

حدیث شریف ۲۱: ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشاء و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔ (طبرانی کبیر، ج ۱۰، ص ۹۹، در منثور، ج ۱، ص ۱۲۷)

بے نمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر

حدیث شریف ۲۲: اللہ تعالیٰ کے محبوب، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم شریف، کنز العمال، ج ۴، ص ۷۱)

نماز میں حج کا ثواب

حدیث شریف ۲۳: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو طہارت کرکے اپنے گھر سے فرض نماز کے لئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم (احرام باندھنے والے) کا اور جو چاشت کے لئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے۔ اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغویات نہ ہو۔ علیین میں لکھی ہے یعنی درجۂ قبول کو پہونچتی ہے۔ (ابوداؤد شریف، ج ۱، ص ۸۲)

اے ایمان والو! نماز پڑھو اور حج و عمرہ کا ثواب حاصل کرو یعنی جو شخص باوضو گھر سے نکلا نماز فرض ادا کرنے کے لئے مسجد میں گیا اس کو اس قدر ثواب ملتا ہے جتنا احرام باندھ کر حج کرنے والے کو ملتا ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم

حدیث شریف ۲۴: مراد مصطفیٰ، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے حاکموں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم کام۔ میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کی پابندی کیا اور اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (بخاری، مسلم، موطا، امام مالک، ج۱، ص۳)

بے نمازی قیامت میں قارون و فرعون کے ساتھ ہوگا

حدیث شریف ۲۵: سید عالم آقائے دو عالم، مصطفیٰ کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز کی محافظت یعنی پابندی کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (مسند احمد بن حنبل، ج۲، ص ۱۷۵، داری، بیہقی)

حضرات! غور سے سنو! نماز پڑھنے والا بہت بڑا خوش نصیب ہوتا ہے اس کے لئے قیامت کے دن نور ہی نور اور نجات جیسی نعمت نصیب ہوگی اور نماز نہ پڑھنے والا کتنا بڑا بدنصیب ہوتا ہے کہ قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و ابی ابن خلف جیسے ملعونوں و مردودوں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ امان عطا فرمائے بے نمازی ہونے سے بچائے اور قیامت کے دن محبوبوں کے زمرے میں شامل فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

صحابہ کرام ترک نماز کو کفر جانتے تھے

حدیث شریف ۲۶: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا نماز کے۔ (ترمذی شریف، ج۲، ص۹۰)

بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے۔ اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مثلاً حضرت امیر المومنین فاروق اعظم و عبد الرحمٰن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن

راہویہ وعبداللہ بن مبارک وامام نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا بھی یہی مذہب تھا اگرچہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔ (بہار شریعت، ج۳، ص۱۳)

نماز غم و مشکل کے وقت سامان راحت ہے

حدیث شریف ۲۷: ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جب کوئی غم لاحق ہوتا یا کوئی مشکل امر پیش آتا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نماز کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ اِذَاحَزَنَهُ اَمْرٌ صَلّٰى ۝ (مشکوٰۃ، ص۱۱۷)

ترجمہ: جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی سخت مشکل امر پیش آتا تو آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔

اے ایمان والو! جب غموں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوں۔ مصیبتوں کی آندھیاں چل رہی ہوں۔ تکلیفوں کے ہجوم ہوں۔ تو ایسے وقت میں نماز کا سہارا لو، نماز سے مدد حاصل کرو؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط (پ۲، رکوع۳)

ترجمہ: صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ (کنزالایمان)

جنتی کا سوال جہنمی سے: جب جنتی جنت میں جارہے ہوں گے اور جہنمی دوزخ میں ڈالے جارہے ہوں گے تو جنتی لوگ جہنم میں جانے والوں سے سوال کریں گے۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ (پ۲۹، رکوع۱۶) ترجمہ: تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی۔ (کنزالایمان)

تو دوزخی جواب دیں گے۔

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ (پ۲۹، رکوع۱۶)

ترجمہ: ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! نماز وہ عظمت والی عبادت ہے جس کے ترک کرنے والے کی سزا تو آپ نے سن لی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ نماز وقت پر بڑے خلوص سے پڑھو تاکہ دوزخ کے عذاب سے بچ سکو اور جنت کے حقدار بن سکو۔

ہمارے پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

بے نمازی کی نگاہ سے گھر کو بچاؤ

ایک شخص تنگ دستی کا شکار ہے۔ اس کے گھر میں غربت وافلاس کا پہرہ ہے۔ بڑی تنگ دستی سے زندگی گزر رہی ہے۔ پریشان حال وہ شخص آستانہ قادریت وغوثیت پر حاضر ہوتا ہے اور اپنی غریبی اور تنگ دستی کی روداد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سناتا ہے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے سوال کیا کہ تمہارا گھر راستے پر تو نہیں ہے۔ اس شخص نے بتایا کہ میرا گھر راستے پر پڑتا ہے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے شخص جا اور اپنے گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دے تیری غریبی اور تنگ دستی دور ہوجائے گی اور گھر میں رحمت وبرکت ہوجائے گی۔ وہ شخص بڑا حیران ہے کہ نہ وظیفہ دیا نہ تعویذ۔ بس پردہ ڈال دو غریبی دور ہوجائے گی آخر بات کیا ہے؟

اس شخص نے جاکر گھر کے دروازے پر پردہ ڈالا کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ کاروبار خوب پھلا پھولا۔ تجارت میں بہت نفع کمایا۔ رحمت وبرکت سے گھر بھر گیا۔ غریبی دور ہوگئی اور تنگ دستی چلی گئی۔ کچھ تحفہ اور نذرانہ لیکر اپنے پیر۔ پیران پیر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہدیہ سلام ونیاز کے بعد تحفہ ونذرانہ خدمت عالیہ پیش کیا اور عرض گزار ہوا کہ سرکار نے نہ تعویذ دیا۔ نہ کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ بس اتنا کہا کہ گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دو، برکت ہوجائے گی اور یقیناً پردہ ڈالتے ہی ڈھیروں برکت ہوئی۔ اے ہمارے پیر، آخر پردہ ڈالنے میں راز کیا تھا؟

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارا گھر راستے پر ہے۔ لوگوں کا گزر ہوتا ہے۔ گزرنے والوں میں بے نمازی بھی گزرتے ہوں گے اور ان کی نظر تمہارے گھر کے اندر پڑتی ہوگی اور جس جگہ پر بے نمازی کی نظر پڑ جاتی ہے تو اس جگہ سے رحمت وبرکت چلی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے تم سے کہا کہ گھر کے دروازے پر پردہ ڈال دو تاکہ تمہارا گھر بے نمازی کی نگاہ سے محفوظ ہوجائے۔

اللہ اکبر: حضرات! نماز نہ پڑھنے والے کی نگاہ میں کس قدر بے برکتی اور نحوست ہوتی ہے کہ جس گھر میں پڑ جائے تو اس گھر سے رحمت وبرکت دور ہوجاتی ہے۔

اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب بے نمازی کی نگاہ میں بے برکتی اور نحوست کا یہ عالم ہے تو جس گھر میں بے

نمازی ہی رہتے ہوں تو اس گھر میں رحمت و برکت کیسے ہوگی؟ الامان والحفیظ !

اندھا رہنا گوارہ ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی۔ آپ نے حکیم کو دکھا دیا تو حکیم نے کہا کہ آپ کی آنکھوں میں تکلیف زیادہ ہے۔ اس کا علاج کرنا پڑے گا مگر چند دن آپ نماز نہیں پڑھ سکیں گے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مجھے پوری زندگی یعنی عمر بھر اندھا رہنا گوارا ہے مگر ایک وقت کی نماز چھوڑنا مجھے ہرگز گوارا نہیں ہے۔ (حیات صحابہ)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

دوسرا جمعہ...دوسرا بیان

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط (پ۲۱، رکوع۱)

ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

پانچ وقت کی نماز پڑھنے والا گناہ سے پاک ہو جاتا ہے

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کسی صحیفہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھا ہے کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) دو رکعت نماز ہوگی، جس کو میرا محبوب رسول، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اس کی امت پڑھا کریں گی یہ فجر کی نماز ہے۔ جو شخص اسے پڑھا کرے گا۔ میں اس کے دن اور رات کے گناہ بخش دوں گا اور وہ میری پناہ میں رہے گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام۔ چار رکعت نماز ہوگی جس کو میرا محبوب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور اس کی امت پڑھا کریں گی۔ یہ ظہر کی نماز ہے میں انہیں اس نماز کی پہلی رکعت کے عوض میں مغفرت عطا کردوں گا اور دوسری رکعت کے ثواب میں ان کی میزان عمل کا نیکیوں والا پلہ بھاری کردوں گا اور تیسری رکعت کے بدلے میں ان پر فرشتے مقرر کردوں گا جو میری تسبیح اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے چوتھی رکعت پر ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دوں گا۔ جن میں سے جنت کی حوریں انہیں

جھانکیں گی اور میں حوران جنت کو ان کی زوجیت (یعنی نکاح) میں دوں گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت نماز ہے۔ جو میرا محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان کی امت پڑھا کریں گے یہ نماز عصر ہے۔ جس کے ثواب میں آسمان وزمین کا کوئی ایسا فرشتہ نہ ہوگا جو ان کے لئے دعائے بخشش نہ کرے اور جس شخص کے لئے فرشتے دعائے بخشش کریں اسے کبھی عذاب نہ ہوگا۔ اے موسیٰ علیہ السلام تین رکعت نماز ہوگی۔ جس کو میرا محبوب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان کی امت غروب آفتاب کے فوراً بعد پڑھیں گے۔

جس سے میں ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دوں گا اور وہ اپنی جس حاجت کے لئے مجھ سے کہیں گے میں اسے پورا کروں گا۔ اے موسیٰ علیہ السلام چار رکعت نماز ہوگی جس کو میرا محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان کی امت رات کو شفق (آسمان کی سرخی) غائب ہونے کے بعد پڑھیں گے۔ یہ عشاء کی نماز ہے جو ان کے لئے دنیا وما فیھا سے بہتر ہوگی اور وہ اپنے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں گے گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (تذکرۃ الواعظین ص ۲۰)

نمازی، تمام آسمانی کتابیں پڑھنے کا ثواب پاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب بندۂ مومن نماز کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آتا ہے اور اللہ اکبر! کہتا ہے تو وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے گویا آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں اس کے جسم کے بالوں کی تعداد کے برابر ایک ماہ کی عبادت لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کی قبر فراخ ہو جاتی ہے پھر جب اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہتا ہے تو جانکنی کی سختی اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں چار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور چار ہزار برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور چار ہزار درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ پھر جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے حج یا عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہتا ہے تو احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے۔ اور تمام آسمانی کتابوں کے پڑھنے کے ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے اور جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ نگاہ رحمت سے اس کو دیکھتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو قرآن مجید کی سورتوں اور تمام حروف کی تعداد کے برابر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب سبحان ربی الاعلیٰ

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں جن و شیاطین اور انسان کی تعداد کے برابر نیکیاں درج فرماتا ہے اور جب التحیات پڑھنے بیٹھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو غازی کا ثواب دیتا ہے اور جب سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فراغت حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۱۰)

نماز سے دس برکتیں حاصل ہوتی ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: نماز دین کا ستون ہے اس کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دس برکتیں عطا فرماتا ہے۔

۱) دنیا اور آخرت میں چہرہ منور رہتا ہے۔
۲) قلبی سکون اور روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے۔
۳) قبر منور ہو جاتی ہے۔
۴) میزان عمل میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔
۵) جسم تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔
۶) دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔
۷) جنت میں حور و قصور ملتے ہیں۔
۸) دوزخ کی آگ اور قیامت کی گرمی سے نجات ملتی ہے۔
۹) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
۱۰) جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص۱۱)

نمازی کی فرشتے حفاظت کرتے ہیں

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز پڑھنے والے کے لئے تین سعادتیں مخصوص ہیں۔ اول یہ کہ اس کے پاؤں کے ناخن سے لیکر سر کی مانگ تک آسمان سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے قدموں سے لیکر فضائے آسمانی تک فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک فرشتہ آواز دیتا ہے کہ اگر اسے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ

معلوم ہوتو یہ نماز میں اس قدر مستغرق ہو جائے یعنی ڈوب جائے کہ پھر اسے چھوڑ کر کسی اور جانب متوجہ ہی نہ ہو۔ (احیاء العلوم)

روح نماز خشوع وخضوع ہے: نماز کی اصل روح، خشیت وتقویٰ ہے۔ انسان کو کسی حاکم یا بادشاہ کے سامنے جانا ہے تو انتہائی مؤدب بن جاتا ہے۔ خوف سے لرز رہا ہوتا ہے کہ کہیں دربار کا کوئی ادب واحترام نہ رہ جائے اور سزا کا مستحق ہو جائے۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی اُسے اس کے سوا کوئی خیال نہیں آتا کہ وہ حاکم یا بادشاہ کے سامنے کھڑا ہے اور اس سے بات کر رہا ہے جب انسان بادشاہوں کے بادشاہ، اور حاکموں کے حاکم، احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہو یعنی نماز پڑھ رہا ہو، تو اس کے قلب کی جو کیفیت ہونی چاہئے قلم وزبان میں اس کی تاب بیان نہیں۔ اس احساس کے ساتھ جو نماز پڑھی جائے حقیقی نماز وہی ہے ایسی نماز سے تقدیر بدل سکتی ہے گھر سے بازار تک حتیٰ کہ پورا معاشرہ بدلا جاسکتا ہے لیکن وہ نمازیں جو دکھاوے کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ زبان پر نماز کے کلمات ہوتے ہیں مگر ذہن ودل کہیں اور بھٹک رہے ہوتے ہیں تو ایسی نماز بے اثر ہوتی ہے۔

سچی نماز: صحیح معنوں میں نماز تو وہ ہے جس سے دل میں سوز وگداز اور خشوع وخضوع ہوتا ہے اور نمازی کو معراج محبوب کا کیف وسرور حاصل ہوتا ہے۔ ایسی ہی نماز سے متعلق شب اسریٰ کے دولہا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے: اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کی معراج ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان: اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ (پ۱۸، رکوع۱)

ترجمہ: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (کنز الایمان)

کیوں کہ نماز خالق ومالک کے حضور میں اپنی بے چارگی، عاجزی اور بے بسی کے اظہار کا نام ہے۔ اگر خشوع نہ ہو تو نماز کا مقصد اصلی حاصل نہیں ہوتا۔ خشوع کے معنیٰ ہیں، بدن کو جھکانا، آواز پست کرنا، آنکھیں نیچی رکھنا، یعنی نماز کی ہر ادا سے عاجزی اور محتاجی کا اظہار ہوتا۔ (لسان العرب)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً (پ۹، رکوع۱۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری اور ڈر سے۔ (کنز الایمان)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! خوف خدا سے کانپو، اللہ تعالیٰ جس بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے وہ بندہ اپنے رب تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتا ہے اور روتا گڑگڑاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کی بارگاہ میں رونا، گڑگڑانا یہ صفت، خاص اللہ والوں کی ہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مشہور بزرگ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں۔ نصف رات گزر چکی تھی ایک شخص کعبۃ اللہ کی دیواروں کو پکڑ کر زاروقطار رورہا تھا اور فریاد کررہا تھا۔ یا اللہ تعالیٰ میرے رحمٰن ورحیم، خالق ومالک اگر میرے اعمال تیری بارگاہ میں قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکے ہوں تو مجھے قیامت کے دن اندھا کرکے اٹھانا تاکہ تیرے نیک بندوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوسکوں۔

حضرت شیخ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رونے والے سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں، اتنے درد کے ساتھ کیوں رورہے ہیں؟ اور ایسا کیوں کہتے ہیں کہ مجھے اندھا کرکے اٹھانا تو رونے والے شخص نے کوئی جواب نہیں دیا پھر اس رونے والے سے پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ تو رونے والے نے کہا اَنَا عَبْدُ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ) عنہ ہوں۔

حضرات! یہ پیران پیر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) :ولیوں کے سردار ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جن کا قدم مبارک اولیاء کی گردنوں پر ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ کا خوف کہ راتیں گزارتے ہیں تو روتے اور گڑگڑاتے ہوئے۔

منزل عشق میں تسلیم ورضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

درود شریف:

اے ایمان والو! ہم صرف نام کے قادری نہ بنیں بلکہ سچے قادری غلام بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے خوف وڈر سے رونے اور گڑگڑانے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

نماز میں سکون واطمینان: نماز کو پورے سکون واطمینان سے ادا کرنا چاہئے۔ نماز کے ارکان کو جلدی جلدی پورا کرنے والو۔

ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مرغ کی ٹھونگیں مارنے سے تشبیہ دی ہے۔ ایک مرتبہ مسجد نبوی شریف میں ایک شخص نے جلدی جلدی نماز ادا کی۔ تو ہمارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے شخص؟ تیری نماز نہیں ہوئی۔ اسے دوبارہ پڑھ۔ اس شخص نے پھر اسی طرح نماز پڑھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

فرمایا تیری نماز نہیں ہوئی۔ پھر سے نماز پڑھ۔ تیسری مرتبہ بھی اس شخص نے اسی طرح جلدی۔ جلدی نماز پڑھی۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے شخص تیری نماز نہیں ہوئی۔ تو اس شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں کیسے نماز پڑھوں جو ادا ہو جائے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اس طرح کھڑا ہو۔ اس طرح قرأت کر۔ اس طرح اطمینان و سکون سے رکوع و سجود کر۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ص ۷۶)

نماز کی چوری: ایک مرتبہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ نماز کی چوری کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ رکوع و سجود اچھی طرح نہ کرنا اور خشوع نہ ہونا۔ (مسند احمد بن حنبل، ص ۳۱۰، دارمی، ج ۱، ص ۲۲۷، طبرانی، عبدالرزاق)

نماز کے لئے سکون ضروری ہے: ایک موقع پر ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب تم باہر سے آؤ اور نماز ہو رہی ہو تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ اس طرح آؤ کہ تم پر سکون اور وقار طاری ہو۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۲۲۰)

مسئلہ: اگر بے اطمینانی ہو اور بے سکونی کے اسباب ہوں تو پہلے انہیں دور کیا جائے پھر نماز پڑھی جائے۔ مثلاً اگر بھوک سے بے تابی ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا جائے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۹۲، مسلم، ج ۱، ص ۲۰۸، ابوداؤد، ترمذی، موطا امام مالک، مستدرک، حاکم)

مکمل توجہ: نماز کی روح مکمل توجہ اور حضور قلب ہے۔ ایک مرتبہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کی عبادت اس احساس سے کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ احساس پیدا نہیں ہو سکتا تو اس احساس کے ساتھ عبادت کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲)

نماز کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے

اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرو، کیا تمہیں یہ خیال نہیں کہ ممکن ہے تمہاری نظر واپس نہ آ سکے۔ اور جب تک بندہ نماز میں دوسری طرف توجہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور جب بندہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتا ہے۔ (مسند احمد، بخاری، ج ۱، ص ۱۰۳)

نماز میں اللہ تعالیٰ سے بات ہوتی ہے: ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

تم جب نماز پڑھو تو پوری طرح خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ رہو، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ اور نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھو کیونکہ جب تک بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے۔ (طبرانی، کنز العمال، ج ۷، ص ۵۰۲)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد: ایک مرتبہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آخری صف کے ایک نمازی کو دیکھا اور فرمایا۔ اے فلان! تو خدا کا خوف نہیں کرتا یہ کس طرح نماز پڑھتا ہے جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب تعالیٰ سے محو گفتگو ہوتا ہے تو سوچنا چاہئے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح گفتگو کرے۔ (مستدرک۔ حاکم، کنز العمال، ج ۷، ص ۲۱۴)

اس خیال سے نماز پڑھو کہ یہ زندگی کی آخری نماز ہو سکتی ہے

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصیحت کی درخواست کی تو ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اس خیال کے ساتھ نماز پڑھو کہ موت سامنے ہے اور دنیا کو چھوڑ رہے ہو گویا یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔ (مسند احمد، کنز العمال، ج ۷)

اے ایمان والو! نماز کی حالت ایسی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت میں اس حد تک کھو جاؤ کہ دنیا کی کسی چیز کا مطلق خیال نہ ہونے پائے، نماز میں اس درجہ مشغول ہو جاؤ کہ بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی آجائے تو آپ کو خبر نہ ہو۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

ایک مرتبہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک پنڈلی میں تیر یا نیزہ پیوست ہو گیا۔ اس تیر کو نکالنے کی بہت کوشش کی گئی مگر اس کے نکالنے سے جو درد ہوتا تھا اس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں مشغول ہونے دو۔ اس وقت تیر نکال لی جائے گی ایسا ہی ہوا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں مشغول ہو گئے تو لوگوں نے آپ کی پنڈلی سے تیر کھینچ لیا اور آپ نماز پڑھتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو کپڑوں پر خون کے دھبے نظر آئے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یہ خون کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اے علی! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی پنڈلی میں جو تیر پیوست تھی اور اس کو چھونے سے آپ تڑپ جاتے تھے

جب آپ نماز کی نیت باندھ کر کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے اس تیر کو آپ کی پنڈلی سے نکال لیا ہے۔ اسی زخم کا یہ خون ہے۔ سید السادات سر چشمہ ولایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدائے تعالیٰ کی قسم۔ میں نماز میں محو و مشغول تھا مجھے کچھ خبر نہیں کہ تم لوگوں نے یہ تیر کب نکال لی۔ (انیس الواعظین، ص ۳۳)

ایک اللہ والے کی نماز: حضرت ادریس بن اویس بیان کرتے ہیں کہ مشہور بزرگ۔ اللہ کے ولی حضرت حاتم ایک مرتبہ عصام بن یوسف کے پاس تشریف لائے۔ عصام نے ان سے کہا۔ اے حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھنا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پوچھا کس طرح نماز ادا کرتے ہو؟ حضرت حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو سب سے پہلے کامل طریقے سے وضو کرتا ہوں۔ پھر نماز کے لئے اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرا ہر عضو سکون وقرار کی حالت میں ہوتا ہے اور میں کعبہ شریف کو اپنے دونوں آنکھوں کے درمیان اور مقام ابراہیم کو اپنے سینے میں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے سر پر دیکھتا ہوں۔ جو میرا حال جانتا ہے اور میرے دونوں قدم پل صراط پر ہوتے ہیں اور جنت میرے داہنی جانب اور دوزخ میرے بائیں جانب اور ملک الموت پیچھے ہوتے ہیں۔ اخیر تک یہی کیفیت رہتی ہے تکبیر کہتے وقت اپنا محاسبہ کرتا ہوں۔ قرآن مجید غور وفکر سے پڑھتا ہوں، رکوع تواضع سے کرتا ہوں اور عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہوئے سجدہ کرتا ہوں پھر اطمینان سے التحیات کے لئے بیٹھتا ہوں اور طریقہ سنت پر سلام پھیرتا ہوں اور پھر صبر پر معاہدہ کرتا ہوں اس طرح سے میں پوری نماز ادا کرتا ہوں۔

عصام بن یوسف نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے تیس سال ہوئے اس طرح نماز ادا کرتے ہوئے۔ یہ سن کر عصام بن یوسف پر گریہ وزاری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ عصام بن یوسف ایک نیک خو حاکم اور پرہیزگار بادشاہ گزرے ہیں، انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ایسی نماز تو ہم نے زندگی میں نہیں پڑھی۔ اتنا کہا اور غش کھا کر گر پڑے اور جسم مبارک سے روح پرواز کر گئی۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۴۸)

اے ایمان والو! اس کو کہتے ہیں خشوع وخضوع والی نماز۔ اور ایک ہماری نماز ہے، جس میں خشوع وخضوع تو نظر ہی نہیں آتا۔ جلدی جلدی رکوع وسجود کرتے ہیں اور نماز سے چھٹکارا حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچی نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نماز پڑھتے رہے اور چور چادر لے گیا

حضرت یعقوب اوتاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیاء میں آپ کا نام آتا ہے بہت نیک اور پرہیزگار تھے نماز میں اس طرح محو اور مشغول ہو جاتے کہ کسی چیز کی خبر نہ رہ جاتی تھی۔ ایک مرتبہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک چور نے آپ کے سر سے چادر کو اتار لیا اور چادر لے کر جانے لگا تو لوگوں نے چور کو پکڑ لیا اور کہا یہ چادر ایک بزرگ اللہ کے ولی کی ہے، اسی وقت واپس کر دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا کر دیں اور تمہارے ساتھ ہم لوگوں پر بھی عذاب نازل ہو۔ چور ڈر گیا اور آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس واقعہ کو بیان کیا اور چور نے بھی چوری سے توبہ کر لی۔ اللہ والے نے فرمایا مجھے کچھ خبر نہیں کہ چادر کب میرے سر سے اتاری گئی اور پھر کب سر پر ڈال دی گئی۔ میں تو نماز میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہا تھا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۷۷)

نماز کی برکت سے آگ بجھ گئی: حضرت مسلم بن سیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کے ولی گزرے ہیں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی اور آپ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ شور و غل مچا اور لوگوں نے آگ بجھا دی۔ مگر آپ کو کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۱۰۹)

نماز کو جلدی جلدی پڑھنا منافق کی پہچان ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ہمارے آقا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جب کہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے اور اس میں تھوڑا سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ص ۶۰)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ ۵، رکوع ۱۸)

ترجمہ: اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ (کنز الایمان)

حضرت خلیل علیہ السلام کی نماز

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو ان کے دل کی دھڑکن کی صدا جو ذکر خدا کی

وجہ سے ظاہر ہوتی وہ صدا دو میل تک سنائی دیتی تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو آپ کے جسم مبارک میں لرزہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور روئے مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے کہ اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آگیا ہے۔ جس کو ساتوں زمین اور آسمان بھی نہ اٹھا سکے۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۳)

حضرت طلحہ کی نماز: ایک مرتبہ صحابی رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک خوبصورت پرندے پر پڑی کہ وہ گھنے درختوں کی شاخوں میں الجھا ہوا ہے اور نجات کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کا خیال اس خوبصورت پرندے کی طرف ایسا لگا کہ آپ اس کی طرف کھو گئے اور نماز سے غافل ہو گئے جس سے آپ کو یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعت ادا کی ہیں۔ پس آپ پیارے رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ اس کا آپ کو اتنا افسوس ہوا کہ آپ نے اس باغ کو مدینہ کے غریبوں پر صدقہ کر دیا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۸)

نماز میں سوکھی لکڑی کی طرح: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا کہ ایک سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ یہ کیفیت تھی آپ کی نماز میں۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۱۰۸)

میرے امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی نماز

سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کا پڑوسی ایک یہودی تھا۔ دوسری رات یہودی کے لڑکے نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ ابا جان! ہمارے پڑوس والے مکان میں رات کو ایک درخت نظر آیا کرتا تھا جو آج نظر نہیں آتا۔ باپ نے کہا بیٹا! وہ درخت نہیں تھا۔ مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ تھے جو تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے آج ان کا وصال ہو گیا ہے۔

اے ایمان والو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف بزرگان دین کتنے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ نہ ہلنا ڈولنا، نہ اِدھر اُدھر دیکھنا، نہ کپڑوں کو سمیٹنا، آج ہم نماز پڑھتے ہیں تو اِدھر اُدھر دیکھ بھی لیتے ہیں۔ ہمارا جسم حرکت کرتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری نماز سے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

نماز پڑھتے رہے اور چور چادر لے گیا

حضرت یعقوب اوتاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیاء میں آپ کا نام آتا ہے بہت نیک اور پرہیزگار تھے نماز میں اس طرح محو اور مشغول ہو جاتے کہ کسی چیز کی خبر نہ رہ جاتی تھی۔ ایک مرتبہ نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک چور نے آپ کے سر سے چادر کو اتار لیا اور چادر لے کر جانے لگا تو لوگوں نے چور کو پکڑ لیا اور کہا یہ چادر ایک بزرگ اللہ کے ولی کی ہے، اسی وقت واپس کر دو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا کر دیں اور تمہارے ساتھ ہم لوگوں پر بھی عذاب نازل ہو۔ چور ڈر گیا اور آپ کو چادر اوڑھا دی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اس واقعہ کو بیان کیا اور چور نے بھی چوری سے توبہ کر لی۔ اللہ والے نے فرمایا مجھے کچھ خبر نہیں کہ چادر کب میرے سر سے اتاری گئی اور پھر کب سر پر ڈال دی گئی۔ میں تو نماز میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کر رہا تھا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۲۷)

نماز کی برکت سے آگ بجھ گئی: حضرت مسلم بن سیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پایہ کے ولی گزرے ہیں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی اور آپ اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ شور و غل مچا اور لوگوں نے آگ بجھا دی۔ مگر آپ کو کچھ خبر نہیں کہ کیا ہوا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۱۰۹)

نماز کو جلدی جلدی پڑھنا منافق کی پہچان ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں ہمارے آقا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی نماز ہے کہ سورج کا انتظار کرتا رہے جب کہ وہ زرد ہو جائے اور شیطان کے دونوں سینگوں کے بیچ میں ہو جائے تو کھڑا ہو کر چار چونچیں مارے اور اس میں تھوڑا سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔ (مسلم، مشکوٰۃ، ص ۶۰)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (پ ۵، رکوع ۱۸)

ترجمہ: اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔ (کنزالایمان)

حضرت خلیل علیہ السلام کی نماز

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تو ان کے دل کی دھڑکن کی صدا جو ذکر خدا کی

وجہ سے ظاہر ہوتی وہ صدا دو میل تک سنائی دیتی تھی اور امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب نماز کا ارادہ فرماتے تو آپ کے جسم مبارک میں لرزہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور روئے مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ اب اس امانت کے اٹھانے کا وقت آ گیا ہے۔ جس کو ساتوں زمین اور آسمان بھی نہ اٹھا سکے۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۳)

حضرت طلحہ کی نماز: ایک مرتبہ صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ ایک خوبصورت پرندے پر پڑی کہ وہ گھنے درختوں کی شاخوں میں الجھا ہوا ہے اور نجات کا کوئی راستہ نہیں پاتا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال اس خوبصورت پرندے کی طرف ایسا لگا کہ آپ اس کی طرف کھو گئے اور نماز سے غافل ہو گئے جس سے آپ کو یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعت ادا کی ہیں۔ پس آپ پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ اس کا آپ کو اتنا افسوس ہوا کہ آپ نے اس باغ کو مدینہ کے غریبوں پر صدقہ کر دیا۔ (کیمیائے سعادت، ص ۱۰۸)

نماز میں سوکھی لکڑی کی طرح: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا کہ ایک سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ یہ کیفیت تھی آپ کی نماز میں۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۱۰۸)

میرے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

سراج الامۃ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کا پڑوسی ایک یہودی تھا۔ دوسری رات یہودی کے لڑکے نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔ ابا جان! ہمارے پڑوس والے مکان میں رات کو ایک درخت نظر آیا کرتا تھا جو آج نظر نہیں آتا۔ باپ نے کہا بیٹا! وہ درخت نہیں تھا۔ مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ تھے جو تمام رات کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے آج ان کا وصال ہو گیا ہے۔

اے ایمان والو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے اسلاف بزرگان دین کتنے خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا کہ کوئی سوکھی ہوئی لکڑی کھڑی ہے۔ نہ ہلنا ڈولنا، نہ اِدھر اُدھر دیکھنا، نہ کپڑوں کو سمیٹنا، آج ہم نماز پڑھتے ہیں تو اِدھر اُدھر دیکھ بھی لیتے ہیں۔ ہمارا جسم حرکت کرتا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہماری نماز سے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ خضوع اور خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

حضرت خلف بن ایوب کی نماز

حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بھڑ نے آپ کو کاٹ لیا مگر آپ کو کچھ پتہ بھی نہ چلا۔ حضرت خلف بن ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ آپ کو نماز کی حالت میں بھڑ کاٹ رہی تھی اور آپ کو کچھ احساس بھی نہ ہوا۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ قہار و جبار کے سامنے کھڑا ہو، وہ بھڑ جیسی چیز کے کاٹنے کی طرف کیا توجہ کرسکتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

نماز قضا کر کے پڑھنے والے کے لئے دردناک عذاب ہے

نماز نہ پڑھنا تو بہت بڑا عذاب ہے مگر وہ لوگ جو نمازوں کو وقت گزار کر یعنی قضا کر کے پڑھتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سخت وعید ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ٥ (پ ۳۰، ع ۳۲)

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (کنزالایمان)

ویل کے معنی ہیں، تباہی و بربادی، وہ لوگ جو نماز سے غفلت برتتے ہیں وقت گزار کر یعنی نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں ان کے لئے تباہی بربادی ہے۔ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے خود جہنم پناہ مانگتی ہے۔ اس وادی کا نام ویل ہے جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والوں کے لئے ویل ہی ٹھکانہ ہے۔

نماز میں سستی و کاہلی کرنے والوں کا انجام

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ٥ (پ ۱۶، رکوع ۴)

ترجمہ: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔ (کنزالایمان)

اے ایمان والو! اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی سزا کا ذکر فرمایا ہے جو اپنی نفس کے آرام کی خاطر وقت کو گزار کر نماز قضا کر کے پڑھتے ہیں فجر کی نماز سورج نکلنے کے بعد پڑھتے ہیں۔ ظہر کی نماز عصر میں، عصر کی نماز دوسرے وقتوں میں ادا کرتے ہیں ایسے نمازیوں کے لئے ہی غی وادی ٹھکانہ ہے جو جہنم میں ایک بدبودار جگہ ہے۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں نماز ضائع کرنے کا مطلب ہے۔ نماز کو اپنے وقت میں نہ پڑھنا۔ صاحب تفسیر مظہری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول نقل فرمایا۔ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ ۔ کا مطلب ہے کہ نماز کو وقت گزار کر پڑھنا یعنی نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔ (مظہری)

غی کونسا مقام ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غی جہنم میں ایک ایسی وادی ہے کہ خود جہنم اس کی گرمی اور بدبو سے پناہ مانگتی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غی جہنم کے اندر ایک بہت بدبودار گہری وادی ہے۔ (بیہقی شریف، مظہری)

اے ایمان والو! نماز کو وقت پر نہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جہنم کی گہری اور بدبودار وادی میں ڈالا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت میں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مسلمانوں کی حالت زار: اللہ تعالیٰ کے ارشاد پاک اور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فرمان سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ نماز کو ترک کرنے والا اور نماز میں سستی وکاہلی کرنے والا سخت عذاب کا مستحق ہوگا۔ مگر آج مسلمانوں کی حالت اس قدر خراب ہو چکی ہے کہ مذہب سے بے گانگی اور دین سے لاپرواہی اپنے عروج پر پہونچ چکی ہے۔ عیش وآرام، نفس پرستی اور دنیا طلبی ہی کو مسلمانوں نے زندگی کا مقصد اصلی سمجھ لیا ہے۔

افسوس صد افسوس! حضرات! چار دن کی زندگی کو غنیمت جانو یہ دنیا فانی ہے۔ قارون، شداد، فرعون، نمرود اور یزید جیسے دشمنان خدا بادشاہ تھے حکومت کرتے تھے۔ خوب عیش وعشرت سے زندگی گزارتے رہے، خدائے تعالیٰ کو بھول کر، عبادت وبندگی سے منہ موڑ کر، دولت وحکومت کے نشے میں مبتلا رہے اور ایک دن ایسا آیا کہ ان کی بادشاہت وحکومت ان کو موت سے نہ بچا سکی، اور بڑے ذلیل وخوار ہو کر سخت عذاب میں گرفتار ہوئے اور اس فانی دنیا سے چلے گئے۔ اور مسلمان دنیا میں عیش وعشرت کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تم اپنی حقیقت کو سمجھو اور جانو! چار دن کی عیش وعشرت کو چھوڑ دو، دنیا میں آنے کا مقصد پہچانو۔

اپنے پیارے رب تعالیٰ کی عبادت سے دل لگاؤ۔ نماز کو وقت پر ادا کرو۔ اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سچی محبت دل میں بسالو ہر نماز کے بعد مدینہ شریف کی جانب چہرہ کر کے جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھو۔ موت آنی ہے اور آکر رہے گی۔

اللہ تعالیٰ مومن کو ہمیشگی کا آرام عطا فرماتا ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہوتا ہے۔ مومن کے لئے جنت میں محل ہے۔ جس میں حوریں غلامان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گزار ہوں گی۔

نماز چھوڑنا زنا وقتل سے بُرا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا۔ ایک عورت سے زنا کا قبیح فعل سرزد ہو گیا۔ زنا سے حمل ٹھہر گیا اس عورت سے بچہ پیدا ہوا، اس عورت نے اس بچے کو قتل کر دیا۔ بعد میں احساس گناہ ہوا۔ وہ عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا واقعہ بیان کیا اور عرض کرنے لگی یا نبی اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم مجھ سے تو گناہ ہو گیا ہے اور میں اس گناہ سے توبہ کرتی ہوں۔ آپ سفارش فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ کو معاف فرما دے اور توبہ قبول فرمالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے گناہ کو سن کر بہت ناراض ہوئے اور فرمایا اے بدکار! یہاں سے چلی جا کہیں تیرے گناہ کی وجہ سے آسمان سے آگ نہ برسنے لگے۔ وہ عورت بہت شرمندہ ہوئی اور واپس چلی گئی اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا اے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری ایک گناہ گار بندی جو توبہ کے لئے آئی تھی اس کو آپ نے کیوں بھگا دیا اور نکال دیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا آپ نے اس عورت سے زیادہ گنہگار شخص کو دیکھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس سے بڑا گنہگار کون ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ اس سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو قصداً نماز نہیں پڑھتا۔ (زواجر، ج ۱، ص ۱۱۲)

اے ایمان والو! گویا نماز نہ پڑھنا زنا اور قتل سے بڑا گناہ ہے۔ اب جو لوگ نماز نہیں پڑھتے وہ کتنے بڑے گنہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق دے اور نماز پڑھنے کی عادت عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

نماز نہ پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ بری ہو جاتا ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، ماں، باپ کے حکم کی نافرمانی مت کرنا، چاہے ماں باپ تم کو گھر سے نکال دیں، نماز فرض کو قصداً نہ ترک کرنا کیونکہ جو فرض نماز کو جان بوجھ کر ترک کرتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔ (احمد۔ مشکوۃ، ص ۱۸)

نماز باجماعت کی فضیلت

وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ○ (پ۱، رکوع۵)

ترجمہ: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (کنز الایمان)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے۔ ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہے۔ (بخاری، ج۱، ص۸۹ مسلم، ج۱، ص۲۳۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، امت کے غمخوار، صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی کے لئے چالیس دن تکبیر اولی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے تو اللہ تعالی اس شخص کو دو چیزوں سے آزاد فرمادیتا ہے۔ ایک دوزخ سے۔ دوسرے نفاق سے۔ (ترمذی شریف، ج۱، ص۵۶)

جماعت سے نماز رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے

مراد مصطفیٰ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز فجر کے بعد لوگوں پر نگاہ ڈالی تو اپنے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو نہ پایا۔ تو فرمایا فلاں شخص جماعت میں کیوں حاضر نہیں ہوا تو لوگوں نے عرض کیا کہ رات بھر عبادت میں جاگتے رہے۔ شاید! اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہوسکے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اگر وہ شخص تمام رات سویا رہتا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا تو رات بھر کی عبادت سے بہتر تھا۔ (ابن ماجہ، ص۳۳، مکتوبات امام ربانی، ج۱)

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اسلام کا عظیم قانون ہے

حضرات! ہمارے اسلاف، بزرگان دین اگر کسی شخص کو جماعت کی نماز میں نہیں پاتے تو معلوم کرتے کہ فلاں شخص جماعت میں کیوں نہیں آیا۔ اور اس شخص سے مواخذہ فرماتے کہ تم نے جماعت کی نماز کیوں چھوڑی اور آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ نماز نہ پڑھنے پر بھی کوئی پوچھنے والا بھی نہیں۔ باپ، بیٹے سے مواخذہ نہیں کرتا۔ شوہر بیوی سے مواخذہ نہیں کرتا۔ دوست، دوست سے مواخذہ نہیں کرتا۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو روکنے اور ٹوکنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب کہ اسلام کا حکم ہے۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک

حدیث شریف: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں اسے برا سمجھے اور یہ ضعیف ترین ایمان ہے۔ (مسلم شریف، ج۱، ص۵۱)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ۴، رکوع۲)

ترجمہ: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہونچے۔ (کنز الایمان)

نابینا پر بھی جماعت معاف نہیں

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم مدینہ میں زہریلے جانور اور درندے بہت زیادہ ہیں اور میں نابینا ہوں تو کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (نماز باجماعت) سے رخصت دیتے ہیں (کہ میں گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کروں) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح (اذان کی آواز) سنتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا (باجماعت نماز پڑھنے کے لئے) حاضر ہوا کرو۔ (ابوداؤد۔ نسائی، ج۱، ص۹۸، مشکوٰۃ، ص۹۷)

تارک جماعت پر ناراضگی

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں (یعنی ایسا کروں) کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں پھر اذان دی جائے اور ایک شخص کو حکم دوں جو نماز پڑھائے۔ پھر ایسے لوگوں کے گھر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، ص۹۵، نسائی ج۱، ص۹۷)

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں گھروں کو جلانے کا حکم دیتا۔ (احمد۔ مشکوٰۃ، ص۹۷)

اے ایمان والو! سوچو اور غور کرو کہ ہمارے آقا، نبی رحمت، شفیع امت، صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اپنی امت کے حق میں کتنے رحیم وکریم اور مہربان ہیں کہ امتی کی تھوڑی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کرتے، مگر جماعت کی نماز چھوڑنے والوں پر کس قدر ناراض ہیں۔ اللہ تعالی اپنے امان میں رکھے اور محبوب اعظم مصطفی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی ناراضگی سے بچائے اور نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نماز پیغام مساوات ہے: نماز باجماعت انسان کو مساوات یعنی برابری کا درس دیتی ہے

خطبہ حجۃ الوداع

حدیث شریف: لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَالِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَالِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى (مسند احمد بن حنبل ج۵ حدیث ۲۳)

ترجمہ: کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو کسی گورے پر، کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر صرف تقوی اور پرہیزگاری کی بنا پر۔

اے ایمان والو! یہ اس حقیقت کا اعلان تھا کہ انسانی فضیلت نہ خاندان پر موقوف ہے اور نہ نسل ورنگ پر، نہ کسی خاص ملک یا قوم کا باشندہ ہونا۔ نہ اچھا لباس، عالیشان مکان یا دولت وثروت کے انبار کسی کو بڑا بنا سکتے ہیں۔ محض علم یا عہدہ بھی بڑائی کا ذریعہ نہیں بن سکتے ہیں۔ بڑائی اور فضیلت صرف تقوی، پرہیزگاری پر منحصر ہے۔ نماز کا نظام اس عقیدے کا عملی ثبوت ہے اس میں کالے، گورے، امیر وغریب، عربی وعجمی کا کوئی فرق نہیں۔ سب اللہ تعالی کے حضور پہنچ کر برابر ہوجاتے ہیں۔ سب ایک ہی صف میں کھڑے ہوکر پوری جہان انسانیت کو مساوات یعنی برابری کا سبق دیتے ہیں۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز — قبلہ رو ہوکے زمین بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب ومحتاج وغنی ایک ہوئے — تیری سرکار میں پہونچے تو سبھی ایک ہوئے

درود شریف:

نعمت کے ملنے پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے

سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال حاصل ہوا۔ یا گی ہوئی چیز مل گئی۔ یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا۔ غرض کسی نعمت کے ملنے پر سجدۂ شکر کرنا مستحب ہے۔

سجدۂ شکر کا طریقہ: باوضو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔ تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں نہ اس میں ہاتھ کانوں تک اٹھانا ہے نہ باندھنا ہے نہ ہی سلام پھیرنا ہے۔ سجدۂ تلاوت کا بھی یہی طریقہ ہے کھڑے کھڑے سجدے میں جانے کے لئے بجائے بیٹھے بیٹھے جائیں تو بھی جائز ہے مگر افضل کھڑے ہو کر ہے۔ (بہار شریعت، ح۴، ص......)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

تیسرا جمعہ..پہلا بیان

شب براءت، فضائل وبرکات

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

حٰمٓ ٥ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ٥ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (پ ۲۵، رکوع ۱۳)

ترجمہ: قسم اس روشن کتاب کی بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

آج کی رات نہ خوابوں میں گزرنے پائے
آج کی رات ہے رو رو کے دعا کرنے کی

اے ایمان والو! شب براُت ایک مبارک اور رحمت والی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رحمت و برکت والی رات میں بندوں کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ طلب سے سوا عطا فرماتا ہے۔ بے شمار رحمت و برکت کا نزول فرماتا ہے۔ اسی مبارک رات میں عمر میں برکت، روزی میں کشادگی لکھی جاتی ہے اور بَرَاءَۃٌ کا معنی بری ہونا، رہا ہونا اور نجات پانا ہے۔ اس رات میں رحمٰن و رحیم اللہ تعالیٰ بندوں کے گناہوں کو معاف فرما کر جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا فرما دیتا ہے۔ اس لئے اس رات کو شب براُت کہا جاتا ہے۔

شب براُت میں پانچ برکتیں خاص ہیں

(۱) تقسیم امور (۲) نزول رحمت (۳) فیضان بخشش (۴) قبول شفاعت (۵) فضیلت عبادت (فتوحات طیبہ ج ۳ ص ۱۰۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تقسیم امور یعنی کام بانٹنے کا مطلب یہ بیان فرمایا کہ سال بھر میں جو کچھ ہوگا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا جاتا ہے۔ رزق، موت، حیات، بارش یہاں تک کہ یہ بھی لکھ دیا جاتا ہے فلاں فلاں حج کرے گا۔ (الدر المنثور ج ۶ ص ۲۵)

اللہ تعالیٰ کا اعلان شب برأت میں

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو تم لوگ رات میں عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں دن ڈوبنے کے وقت سے آسمان دنیا پر تجلی رحمت کا نزول فرما کر اعلان فرماتا ہے کہ کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اسے بخشش دوں، کیا کوئی رزق کا طلبگار ہے کہ میں اسے رزق عطا کروں۔ کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اسے عافیت عطا کروں۔ کیا کوئی ایسا اور ایسا یعنی فلاں فلاں حاجت والا ہے کہ میں اس کی حاجت پوری کروں (یہ اعلان رات بھر ہوتا ہے) یہاں تک کہ فجر نمودار ہو جاتی ہے یعنی صبح ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۲،ص۱۱۹، ابن ماجہ،ص۹۹)

شب برأت میں روزی لکھ دی جاتی ہے

حدیث شریف: مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ارشاد فرمائیے کیا ہوتا ہے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اس رات میں انسان کا بچہ جو اس سال پیدا ہوگا لکھ دیا جاتا ہے اور جتنے لوگ مریں گے انہیں بھی لکھا جاتا ہے اور لوگوں کے سارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور ان کی روزیاں بھی اتار دی جاتی ہیں یعنی لکھ دی جاتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص بیہقی)

اے ایمان والو! شب برأت ایسی مبارک رات ہے کہ ہمارا پیارا رب تعالیٰ دن ڈوبنے کے بعد سے ہی بے شمار رحمتیں دنیا والوں پر نازل فرماتا ہے اور بے حساب روزی ان کے لئے لکھ دیتا ہے اور بے شمار لوگوں کو بخش دیتا ہے اور ان گنت لوگوں کو بلاء مصیبت اور بیماری سے رہا فرما دیتا ہے تو ہمیں چاہئے کہ رحمت و برکت میں ڈوبی ہوئی شب برأت کی قدر کریں اور اس رات میں جاگ کر عبادت کریں۔ دعاء مانگیں۔ ذکر و نعت کی محفلوں کو سجائیں کلمہ و درود و سلام کی کثرت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو جائے اور ڈھیروں رحمتیں و برکتیں ہمیں نصیب فرمادے۔ آمین۔ ثم آمین۔

شب برأت میں حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں

حدیث شریف: ایمان والوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں۔ ہم نے اپنے محبوب اللہ تعالی کے پیارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ چار راتوں میں اللہ تعالی خیر و برکت کے دروازے کھول دیتا ہے ایک رات شعبان کی پندرہویں شب ہے اس رات میں موت کا وقت، روزی اور حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (خطیب)

شب برأت میں مرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں۔ ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم شعبان کے پورے مہینے روزہ رکھتے یہاں تک کہ اسے رمضان شریف سے ملا دیتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم آپ کو شعبان کے روزے بہت پسند ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اے عائشہ! جو شخص بھی سال بھر میں مرتا ہے اس کا وقت موت شعبان ہی میں لکھا جاتا ہے تو مجھے پسند ہے کہ میرا وقت وصال اس حال میں لکھا جائے کہ میں اپنے رب تعالی کی عبادت اور نیک کام میں مشغول رہوں۔

اے عائشہ! اسی ماہ میں ملک الموت مرنے والوں کا نام لکھتے ہیں تو مجھے پسند ہے کہ میرا نام روزہ کی حالت میں لکھا جائے۔ (خطیب،ص)

شب برأت میں ہر سوال پورا ہوتا ہے

حدیث شریف: فَلَا يَسْأَلُ اَحَدٌ اِلَّا اُعْطِيَ اِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكٌ (مکتی،ص)

(شب برأت میں) جو شخص بھی مانگے اسے دیا جاتا ہے علاوہ زانیہ عورت اور مشرک کے۔

شب برأت میں قبرستان جانا سنت ہے

حدیث شریف: مومنوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میری باری کے دن ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو نہ پایا پھر میں نے دیکھا (مدینہ شریف کے قبرستان) جنت البقیع

میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا تم یہ خیال کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمہارے ساتھ عدل نہ کریں گے؟ میں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم یہ بات نہیں ہے، مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دوسری ازواج میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى سَمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔ بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات میں آسمان دنیا کی طرف تجلی رحمت کا نزول فرماتا ہے تو بنی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص ۹۹۔ ترمذی)

اے ایمان والو! آپ حضرات نے سن لیا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شب برأت میں قبرستان تشریف لے جاتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قبروں پر جانا ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے۔ ایک روایت کے مطابق ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدائے اُحد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبروں پر تشریف لے گئے۔ (الدر المنثور، ج ۴، ص ۶۴۲)

اور قبروں کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔ قبر والوں کے لئے اور قبر والوں کے وسیلہ سے امت کی بخشش کی دعا کی۔ ہمارے سرکار، امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدائے کرام کی قبروں پر کیوں تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانتے تھے کہ قرب قیامت کچھ لوگ نماز پڑھیں گے۔ داڑھیاں رکھیں گے، دین کی بات خوب کریں گے۔ بظاہر مسلمان کہلائیں گے مگر حقیقت میں وہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے۔ ایسے لوگ ہی نیکوں کی قبروں پر جانا بدعت و شرک کہیں گے اس لئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہیدوں، نیکوں کی قبروں پر تشریف لے گئے تا کہ میرا غلام، سنی مسلمان اس وقت پریشان نہ ہو اور ان منافقوں کو جواب دے سکے کہ نیکوں کی قبروں پر جانا بدعت و شرک نہیں بلکہ باعث برکت اور سنت ہے اور قبر والوں کے لئے دعاء کرنا اور ان کے وسیلہ سے دعاء مانگنا بھی سنت ہے۔

درود شریف:

شب برات میں بھی ماں باپ کے نافرمان محروم رہتے ہیں

حدیث شریف: ایمان والوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت البقیع میں جانے اور وہاں سے

آنے اور پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے جو گفتگو ہوئی اس کو بیان فرماتی ہیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ سے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اللہ تعالیٰ اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بال کی تعداد کے برابر گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے لیکن مشرک، کینہ والا، بدعتی جو اہلسنت سے نہ ہو، رشتہ کاٹنے والا، کپڑا گھسیٹ کر چلنے والا، ماں، باپ کا نافرمان اور شراب کا عادی اس رات میں بھی نگاہ کرم سے محروم رہتا ہے۔ (الدر المنثور، ج۷، ص۴۰۲)

شب برأت میں عام بخشش کا اعلان

حدیث شریف: حضرت نوفل بکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعبان کی پندرہویں رات میں اکثر باہر تشریف لاتے، ایک مرتبہ شب برأت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا ایک مرتبہ حضرت داؤد علیہ السلام نے شب برأت میں آسمان کی طرف نظر فرما کر فرمایا کہ یہ وہ رات ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس نے جو دعا مانگی تو قبول ہوئی اور جس نے بخشش مانگی وہ بخش دیا گیا۔ لیکن ناجائز مال حاصل کرنے والا، جادوگر، کاہن، نجومی، جلاد، فال نکالنے والا گویا اور باجہ بجانے والا نہ ہو۔ اس کے بعد امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعاء کی، اے اللہ تعالیٰ، داؤد کے رب اس رات جو شخص دعاء مانگے یا بخشش چاہے اس کو بخش دے یعنی اس کی دعا قبول فرمالے اس لئے کہ اس رات میں تیرے خاص فضل و کرم کا چرچہ ہر شخص کی زبان پر عام ہے اگر چہ ہر رات تیرا کرم ہوتا ہے۔ (ماثبت بالسنۃ، ص۱۹۳)

شب برأت میں تاروں کے برابر بندوں کی بخشش ہوتی ہے

حدیث شریف: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات میں اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو جنت میں بھیجتا ہے تاکہ جنت سجائی جائے اس لئے کہ آج کی رات آسمانوں کے تاروں دنیا کے رات و دن، درختوں کے پتوں، پہاڑوں کے وزن اور ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر بندوں کی بخشش کروں گا۔ (جامع کبیر)

شب برأت میں دو رکعت نماز چار سو سال کی عبادت سے افضل ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا آپ نے اس پہاڑ پر ایک خوبصورت پتھر دیکھا جو انڈے کی طرح ہے اور دودھ کی طرح سفید ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ کتنا خوبصورت پتھر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے نبی عیسیٰ! علیہ السلام اس سے بھی زیادہ تعجب کی چیز اس خوبصورت پتھر میں، میں نے رکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خواہش ظاہر کی۔ یا اللہ تعالیٰ اندر کی چیز کو دکھا دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معروضہ قبول ہوا اور پتھر پھٹ گیا آپ نے دیکھا اس پتھر میں ایک شخص عبادت میں مشغول ہے اس کے داہنے جانب ایک انگور کا درخت ہے جو پھل سے لدا ہوا ہے اور بائیں جانب پانی کی نہر جاری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس عابد شخص سے دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کتنے عرصے سے اس پتھر میں عبادت کر رہے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہوں اور چار سو سال سے اس پتھر میں عبادت کر رہا ہوں۔ بھوک لگتی ہے تو انگور کھالیتا ہوں اور پیاس کے وقت نہر کا پانی پی کر پیاس بجھالیتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعجب اور بڑھ گیا اور عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ اب اتنا نیک بندہ کوئی اور شخص نہیں ہوسکتا اس لئے کہ جس جگہ یہ شخص عبادت میں ہے وہاں نہ ریا ہوسکتی اور نہ دکھاوا۔ صرف تیری عبادت ہی عبادت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے میرے نبی عیسیٰ علیہ السلام سنو! تمہارے بعد آخری نبی میرے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں گے تو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کو شعبان کی پندرہویں شب یعنی شب برأت عطا فرماؤں گا اس شب برأت میں میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا امتی، غلام صرف دو رکعت نماز پڑھے گا اس کو موسیٰ علیہ السلام کے اس امتی سے زیادہ ثواب دوں گا یعنی میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے امتی کی دو رکعت نماز اس کے چار سو سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ (درۃ الناصحین، ص ۲۳۳)

اے ایمان والو! ہم سنی مسلمانوں کی دو رکعت یا چار رکعت نماز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چار سو سال سے زیادہ افضل ہونا کسی اور وجہ سے نہیں ہے صرف اور صرف محبوب خدا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی غلامی کی وجہ سے ہے اور آپ کے امتی ہونے کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف و فضیلت عطا کی ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

رحمت خدا لامحدود ہے: پیارے آقا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عاشقوں سے گزارش ہے کہ مذکورہ واقعہ سے شک وشبہ میں نہ پڑیں بلکہ آپ کی نگاہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہونا چاہئے اس کا کرم وعنایت حد وحساب سے پاک ہے وہ قادر وقیوم رب تعالیٰ نوازنے پر آئے تو ذرہ کو آفتاب قطرہ کو دریا، فقیر کو امیر گدا کو بادشاہ بنادے اور وہ قادر مطلق قبول فرمالے تو ایک مرتبہ یا اللہ کہنے پر بندے کو چار سو سال کیا چیز ہے ہزاروں سال کی عبادت کے برابر ثواب عطا فرمادے اور محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت یعنی آپ کا امتی ہونا تو بڑی فضیلت اور اہمیت کا درجہ رکھتی ہے اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت کی برکت اور شب برأت کی فضیلت سے ایک غلام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دو رکعت نماز کا ثواب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بس ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے لطف عمیم وفضل عظیم اور نسبت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت اور شب برأت کی فضیلت پر نظر رکھنے اور سمجھنے کی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

بد سہی چور سہی مجرم وناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف:

شب برأت میں

حضور کی شفاعت تمام مومنوں کے لئے قبول ہو چکی ہے

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شعبان کی تیرہویں رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امت کے لئے شفاعت کی دعاء کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی پھر چودہویں رات کو دعاء کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی پھر پندرہویں رات شب برأت میں دعاء کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہوگئی۔ علاوہ ان نافرمان بندوں کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۵۰)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وَاُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ۔

(بخاری، ج۱، ص۴۸، مسلم، ج۱، ص۱۹۹، نسائی)

اور مجھے عطا کیا گیا وہ سب کچھ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بارگاہ خاص سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک دعاء خاص عطا کی جاتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی وہ دعائے خاص دنیا میں کر چکے ہیں اور میں نے وہ خاص دعاء قیامت کے دن کے لئے چھوڑ رکھی ہے اور وہ دعاء خاص قیامت کے دن میری امت کے لئے میری شفاعت ہے میں نے اس دعاء خاص کو ساری امت کے لئے بچا رکھا ہے جو ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے۔

(بخاری، ج۲، ص۹۳۲، مسلم، ج۱، ص۱۱۳، احمد)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ شفاعت والے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا شفاعت لو، یا

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جائیں نہ جب تک غلام خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں درود

رحمت خدا لامحدود ہے: پیارے آقا محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عاشقوں سے گزارش ہے کہ مذکورہ واقعہ سے شک وشبہ میں نہ پڑیں بلکہ آپ کی نگاہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر ہونا چاہئے اس کا کرم وعنایت عدد وحساب سے پاک ہے وہ قادر وقیوم رب تعالیٰ نوازنے پر آئے تو ذرہ کو آفتاب قطرہ کو دریا، فقیر کو امیر گدا کو بادشاہ بنادے اور وہ قادر مطلق قبول فرمالے تو ایک مرتبہ یا اللہ کہنے پر بندے کو چار سو سال کیا چیز ہے ہزاروں سال کی عبادت کے برابر ثواب عطا فرمادے اور محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت یعنی آپ کا امتی ہونا تو بڑی فضیلت اور اہمیت کا درجہ رکھتی ہے اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نسبت کی برکت اور شب برأت کی فضیلت سے ایک غلام مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دو رکعت نماز کا ثواب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی کے چار سو سال کی عبادت سے زیادہ ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ بس ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے لطف عمیم وفضل عظیم اور نسبت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت اور شب برأت کی فضیلت پر نظر رکھنے اور سمجھنے کی۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

بد سہی چور سہی مجرم وناکارہ سہی
اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

دل عبث خوف سے پتہ سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

درود شریف:

شب برأت میں

حضور کی شفاعت تمام مومنوں کے لئے قبول ہو چکی ہے

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شعبان کی تیرہویں رات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں امت کے لئے شفاعت کی دعاء کی تو ایک تہائی امت کی شفاعت قبول ہوئی پھر چودہویں رات کو دعاء کی تو دو تہائی امت کی شفاعت عطا کی گئی پھر پندرہویں رات شب برأت میں دعاء کی تو ساری امت کے حق میں شفاعت قبول ہوگئی۔ علاوہ ان نافرمان بندوں کے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اونٹ کی طرح بدک کر بھاگتے ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۵۰)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت قیامت کے دن

حدیث شریف: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وَاُعْطِیْتُ مَالَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ۔

(بخاری، ج ۱، ص ۴۸، مسلم، ج ۱، ص ۱۹۹، نسائی)

اور مجھے عطا کیا گیا وہ سب کچھ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا اور مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بارگاہ خاص سے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک دعاء خاص عطا کی جاتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی وہ دعائے خاص دنیا میں کر چکے ہیں اور میں نے وہ خاص دعاء قیامت کے دن کے لئے چھوڑ رکھی ہے اور وہ دعاء خاص قیامت کے دن میری امت کے لئے میری شفاعت ہے میں نے اس دعاء خاص کو ساری امت کے لئے بچا رکھا ہے جو ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے۔

(بخاری، ج ۲، ص ۹۳۲، مسلم، ج ۱، ص ۱۱۳، احمد)

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر و حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ شفاعت والے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا شفاعت لو، یا

آدھی امت آپ کی جنت میں جائے تو میں نے شفاعت کو پسند کیا۔ اس لئے کہ شفاعت زیادہ عام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ میری شفاعت صرف نیک مسلمانوں کے لئے ہے؟ نہیں بلکہ میری شفاعت ان تمام گناہگاروں کے لئے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور خطا کار ہیں (احمد، ابن ماجہ، ص ۳۱۹)

اے ایمان والو! قربان ہو جاؤ اپنے آقا کریم، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر اور ٹوٹ کر، دل وجان سے ان سے محبت کرو، قیامت کے دن ہم گنہگاروں کا اگر کوئی سہارا اور آسرا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہمارے پیارے مصطفیٰ کریم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت و بخشش ہے۔ اسی کو عاشق مصطفیٰ پیارے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

صدقہ اس انعام کے قربان اس اکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ

اے ایمان والو! شب براءت کی فضیلت و برکت کے بارے میں بہت سی احادیث مبارکہ آپ حضرات نے سن لی۔ شب براءت کا ایک ایک لمحہ برکت و رحمت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس مبارک رات کی قدر و منزلت کو پہچانو۔ دل کو حسد و کینہ، تکبر و گھمنڈ کی لعنت سے پاک کر کے گناہوں سے سچی توبہ کر لو۔ اس رحمت و برکت والی رات میں خوب نمازیں پڑھو۔ تلاوت قرآن کریم کرو۔ کلمہ شریف کا ورد کرو، درود و سلام کی کثرت کرو، بخشش و مغفرت کے طلبگار بن جاؤ۔ عزت و عظمت اور رزق کے حصول کے لئے التجاء کرو۔ خاص کر ایمان پر خاتمہ کے لئے رو رو کر خوب دعائیں مانگو۔ خبردار! اس مبارک رات کا ایک لمحہ بھی کھیل، کود، سیر و تفریح اور غفلت کی نیند میں سو کر برباد نہ کرنا۔

شب براءت کا روزہ

حدیث شریف: ہمارے سرکار، امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

قُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا (ابن ماجہ ص ۹۹)

یعنی شب براءت میں جاگ کر عبادت کرو اور دن میں روزہ رکھو۔

بہتر یہ ہے کہ چودہ شعبان اور پندرہ شعبان کو روزہ رکھا جائے۔

شب براٗت کی نمازیں

حدیث شریف: حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں (طبرانی)

چھ رکعت نماز کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے برابر

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد کوئی بُری بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو بارہ برس کی عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (ترمذی، ج ۱، ص ۹۸ ابن ماجہ)

شب براٗت میں رات بھر جاگ کر عبادت کرنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری کرے یعنی رات بھر عبادت کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (انہیں میں ایک رات) شعبان کی پندرہویں رات، شب براٗت ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۹۸، بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۱۰۵)

شب براٗت میں رکوع کرنے والوں کے لئے بشارت

ہمارے بڑے پیر، پیران پیر، روشن ضمیر، شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

طُوْبٰی لِمَنْ رَّکَعَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ طُوْبٰی لِمَنْ سَجَدَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ

اس رات (یعنی شب براٗت) میں رکوع کرنے والوں کے لئے بشارت و رحمت ہے۔ اس رات میں سجدہ کرنے والوں کے لئے بھلائی اور سعادت ہے۔ (غنیۃ الطالبین، ج ۱، ص ۱۶۹)

چھ رکعت نماز کس طرح ادا کی جائے

پہلے دو رکعت نماز درازیٔ عمر کی نیت سے پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز رزق کی کشادگی کی نیت سے ادا کرے۔ اور پھر دو رکعت نماز دوزخ کی آزادی کی نیت سے پڑھے یا گناہوں کی بخشش کی نیت سے پڑھے۔

اور مناسب یہ ہے کہ چھ رکعت نماز پڑھنے کے بعد پھر دو رکعت نماز ایمان پر خاتمہ بالخیر کی نیت سے ادا کی جائے کہ ایمان پر خاتمہ ہی اصل ہے۔

شب براٴت کے اوراد و وظائف

نوافل نمازیں کثرت سے پڑھے پھر سو مرتبہ درود شریف، سو بار کلمہ شریف، سو مرتبہ استغفار، سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر دعا مانگے اور یقین رکھے کہ اللہ تعالی ہماری دعا قبول فرمائے گا۔

شب براٴت میں زیارت قبور

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ (شب براٴت میں)

فَاذَرْ تُحْهُ بِالْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالشُّهَدَآءِ (بیہقی شریف)

میں نے آپ کو بقیع الغرقد میں (یعنی جنت البقیع قبرستان میں) پایا آپ مسلمان مردوں اور عورتوں اور شہیدوں کے لئے بخشش کی دعا فرما رہے تھے۔

بابرکت راتوں میں زیارت قبور افضل ہے جیسے شب براٴت۔ (فتاوی عالمگیری)

شب براٴت میں مومنوں کی روحیں اپنے گھر آتی ہیں

اور دروازے پر کھڑی ہو کر بلند و غمناک آواز میں پکارتی ہیں کہ اے گھر والو! اے میرے بچو! اور میرے قرابت دارو! آج کچھ صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو۔ اور اگر گھر والے میت کے لئے کچھ صدقہ نہیں کرتے تو مردے حسرت کے سات واپس چلے جاتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ جب عید یا جمعہ یا روز عاشورہ یا شب

برأت ہوتی ہے تو مردوں کی روحیں اپنے گھروں کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہمیں یاد کرے، ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (مکاشفۃ القلوب)

تین چیزیں صدقہ جاریہ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعولہ

(مسلم ج ۲، ص ۴۱، [illegible] مشکوۃ ص ۳۲)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین عمل، صدقہ جاریہ اور علم نافع اور نیک بیٹا جو اس کے لئے یعنی ماں باپ کے لئے دعا کرتا رہے۔

بیٹے کی دعاء سے باپ کا درجہ بلند ہوتا ہے

ہمارے پیارے رسول، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند کرے گا تو وہ بندہ عرض کرے گا یا اللہ تعالیٰ مجھے یہ درجہ کہاں سے ملا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے بیٹے کی دعا کی وجہ سے۔ (شرح الصدور، ص ۳۷، بحوالہ بخاری شریف)

اے ایمان والو! حدیث مبارکہ: آپ حضرات نے سن لیا کہ مردوں کی روحیں اپنے گھروں پر آتی ہیں اور آواز دیتی ہیں ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ شب برأت اور دوسری مبارک راتوں میں اپنے مردوں کے لئے صدقہ خیرات کریں۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلائیں۔ قرآن شریف پڑھ کر اور کلمہ و درود کا ورد کر کے مردوں کی فاتحہ دلائیں اور ایصال ثواب کریں اور ان کے لئے بخشش کی دعاء مانگیں۔ آج ہم ان کے لئے کریں گے تو کل ہمارے لئے کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے بلکہ اس سے زیادہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔ مگر یہ سب نیکی و بھلائی کے کام ایمان والوں یعنی سنی مسلمانوں کے نصیب میں ہیں۔ بے ایمان و بدعقیدہ کو ان نیک کاموں سے کوئی غرض و مطلب نہیں بلکہ بے ایمان وہابی و منافق تو زندوں کے بھی دشمن ہیں اور مردوں کے بھی دشمن ہیں۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾
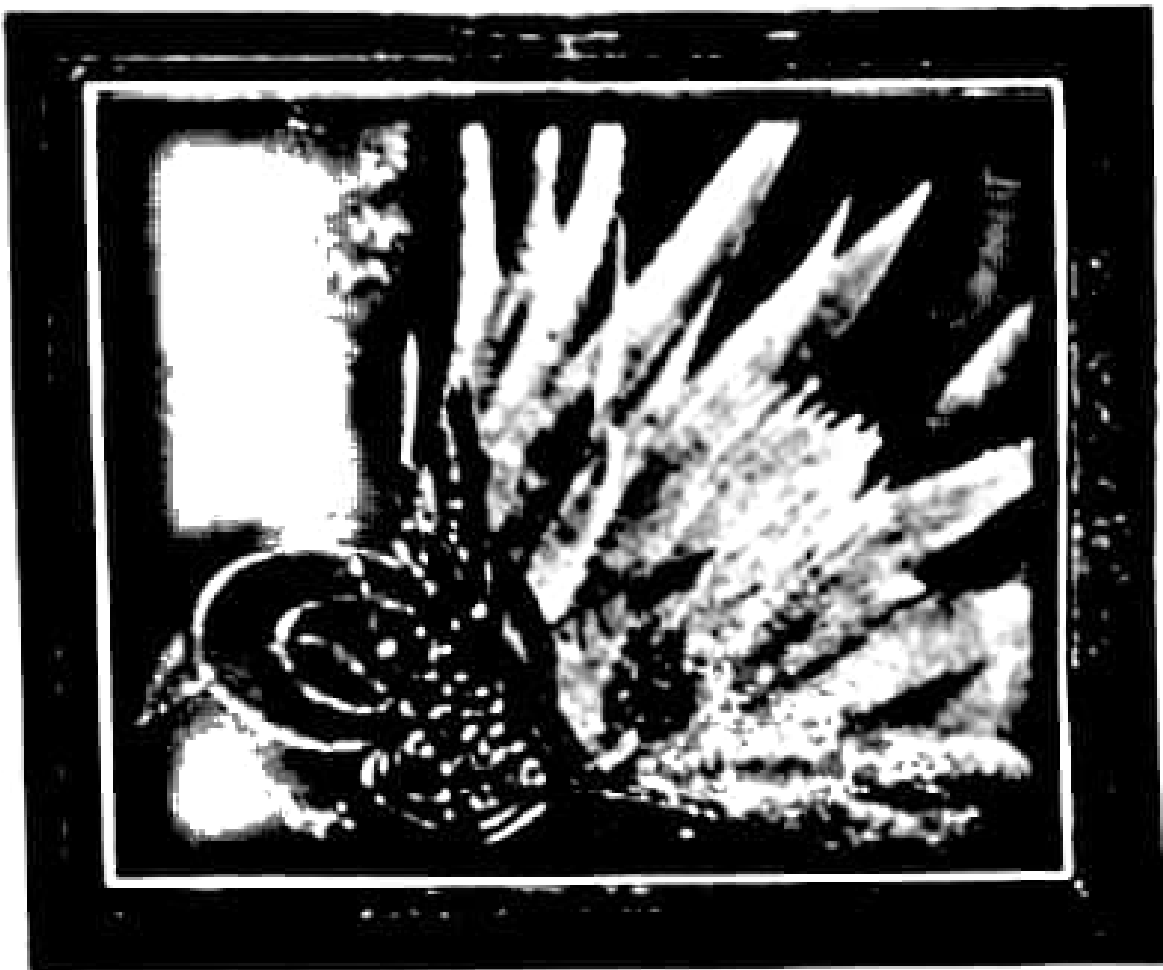
شعبان المعظم

تیسرا جمعہ..دوسرا بیان
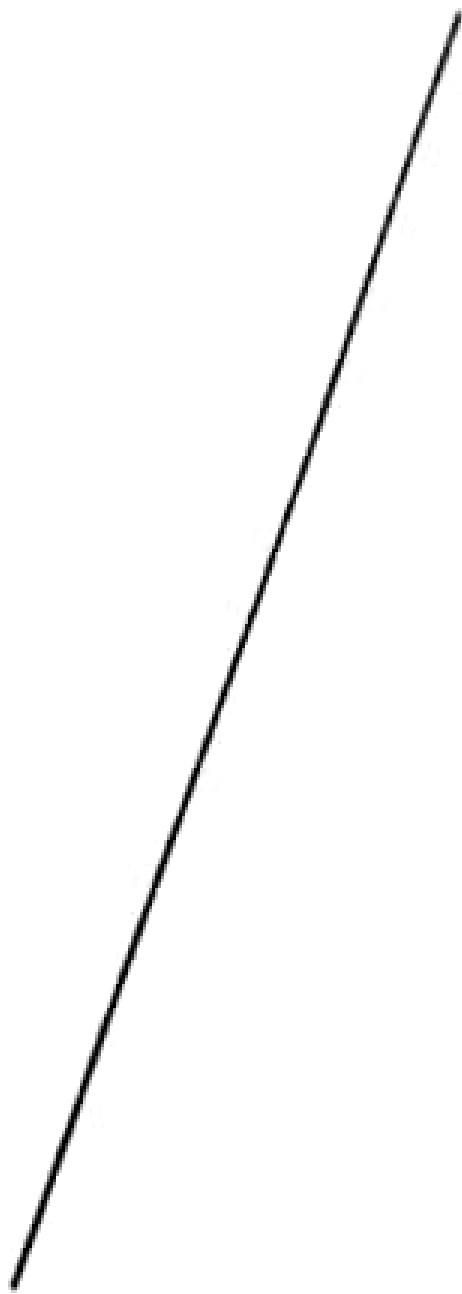
زیارت قبور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ : رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (مشکوۃ المصابیح، ص۱۵۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ ان کی زیارت کرو کہ یہ دنیا سے بے رغبت بناتی اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

درود شریف:

اے ایمان والو! قبر کی زیارت سنت ہے۔ گزشتہ بیان میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ارشادات گرامی کی روشنی میں ظاہر اور ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر انور و اقدس کی حاضری نہ صرف جائز بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت و سنت ہے اور آج تک کے اولیائے کرام و بزرگان دین کا معمول رہا ہے مگر منافق و بدعقیدہ شخص کہہ سکتا ہے کہ نیکوں و محبوبوں اور اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری اور زیارت کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نیکوں اور محبوبوں کی قبروں کی حاضری اور زیارت بدعت و ناجائز ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اولیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت و حاضری احادیث مبارکہ اور سلف صالحین کے احوال و اقوال کی روشنی میں بیان کیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ اولیاء و صالحین کی قبروں کی زیارت و حاضری سنت ہے۔ بدعت و ناجائز نہیں ہے۔

نیکوں کی قبروں کی زیارت سنت نبوی ہے

حضرت محمد ابن ابراہیم التیمی سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ فَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔

یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سال کے آغاز میں شہدا کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کے صلہ میں آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔ راوی نے کہا۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (امام عبدالرزاق، المصنف، ج ۳، ص ۵۷۳، امام طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ج ۱۳، ص ۱۴۲، امام سیوطی الدر المنثور، ج ۳، ص ۶۴۱، امام ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم، ج ۲، ص ۵۱۲)

حضرت ابوبکر صدیق

اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال شریف کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا چلو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کر کے آئیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (صحیح مسلم، ص ۱۰۹۰، ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۲۳)

امام نووی لکھتے ہیں: وَفِيْهِ فَضِيْلَةُ زِيَارَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَصْحَابِ اس حدیث مبارکہ میں نیکوں کی زیارت اور اصحاب کی فضیلت کا بیان ہے۔ (نووی، شرح النووی علی صحیح مسلم، ج ۱۶، ص ۱۴۳)

اے ایمان والو! محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء اور رسل کے امام ہیں اور سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ فرش سے عرش تک ساری خدائی میں سب سے بلند و بالا اشرف ہیں۔ اس کے باوجود شہدا کی قبروں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جانا اور حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر تشریف لے جانا۔ آخر کیا وجہ ہے؟

مطلب صاف طور پر ظاہر ہے کہ ہمارے آقا غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جانتے تھے کہ قرب قیامت میں کچھ منافق مسلمان یہ کہتے نظر آئیں گے کہ نیکوں، اللہ والوں کی قبروں پر جانا بدعت و نا جائز ہے۔ میرا غلام پریشان ہوگا۔ اس لئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم شہدا اور نیکوں کی قبروں کی زیارت کے لے تشریف لے گئے تا کہ منافق، غدار مسلمان کے خلاف دلیل ہو جائے اور میرا غلام بتا سکے کہ نیکوں اور اللہ والوں کی قبروں پر جانا اور زیارت کرنا بدعت و نا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے نبی، محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور نیکوں کی قبروں کی زیارت کرنا افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

حضرات! منافق، وہابی، دیوبندی کے لئے اب کوئی راستہ ہی نہیں بچا کہ کہہ سکے کہ بغداد شریف، اجمیر شریف، بریلی شریف اللہ والوں کے مزاروں پر کیوں جاتے ہو؟

حدیث شریف کی روشنی میں آفتاب نصف النہار کی طرح ظاہر و باہر ہو گیا کہ اللہ والوں کی قبروں کی زیارت کرنا بدعت و نا جائز نہیں ہے بلکہ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور سنت حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔

اللہ والوں کی قبروں کی زیارت سے نیکیاں بڑھتی ہیں

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سرکار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْکُمْ زِیَارَتُهَا خَیْرًا ٥ میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا ان میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی۔ لیکن اب قبروں کی زیارت کرو۔ اور اس زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ (نسائی شریف، ج ۷، ص ۲۳۲، حاکم المستدرک، ج ۱، ص ۵۳۲، ابن حبان ج ۱۲، ص ۲۱۳، بیہقی کبیر، ج ۳، ص ۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے حضور، جان نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

بیشک میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ اب جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اسے اجازت ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرے۔ کیونکہ بے شک قبروں کی زیارت دل کو نرم کرتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (حاکم المستدرک، ج ۱، ص ۵۳۲)

اسی طرح کی حدیث حضرت ابوسعید خدری۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین سے بھی روایت ہے۔ (حاکم المستدرک، ج ۱، ص ۵۳۰، بیہقی کبیر، ج ۳، ص ۷۷، احمد بن حنبل المسند، ج ۳، ص ۳۸، طبرانی معجم کبیر، ج ۲۳، ص ۲۷۸)

زیارت قبور چاروں مسلک میں جائز ہے

شریعت میں قبروں کی زیارت کرنا باعث اجر وثواب اور آخرت کو یاد دلانے کا ذریعہ ہے۔ ائمہ حدیث وتفسیر نے تفصیل کے ساتھ اس کے جائز ہونے کو بیان کیا ہے۔

چاروں مسلک کے ائمہ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مسلمانوں کے لئے قبروں کی زیارت جائز ومستحب ہے۔

(۱) مسلک حنفی کے امام علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۸، ص ۷۰ پر۔

اور! حنفی امام علامہ عبدالرحمٰن عمادی الروضہ ج ۱، ص ۵ پر لکھتے ہیں کہ

بے شک صالحین کی قبروں کی زیارت بلند درجہ باعث ثواب اور نیک عمل ہے۔ یہ ان آزمودہ اعمال میں سے ہے جن کے ذریعہ برکتوں کی بارش ہوتی ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان کے مزارات کی حاضری قبولیت دعا کے لئے مجرب جگہیں ہیں۔

(۲) مسلک مالکی کے مشہور زمانہ امام اپنی تصنیف المدخل، ج ۲، ص ۱۳۹ پر لکھتے ہیں کہ

ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ اولیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت سے اپنے آپ کو دور نہ کرے اس لئے کہ ان کی زیارت سے مردہ دل اس طرح زندہ ہوجاتے ہیں جس طرح مردہ زمین موسلا دھار بارش سے زندہ ہوجاتی ہے۔ ان کی زیارت کی برکت سے مشکل کام آسان ہوجاتے ہیں کیوں کہ اولیاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ رحمٰن ومنان کی بارگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی کوئی بات رد نہیں فرماتا۔

اور اللہ تعالیٰ اولیاء سے محبت کرنے والوں کو نامراد وناکام نہیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ اولیاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ کا باب رحمت ہیں جو اس کے بندوں کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ والوں کی کس قدر شان وبزرگی ہے۔ حدیث شریف سے ظاہر وثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں میں قبول فرمائے اور مشہور ولی ہمارے پیر اعظم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عاشق مدینہ مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ولایت و بزرگی پر اجماع امت ہے ان کے عشق ومحبت میں ہمیں ڈوبے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

علامہ ابن الحاج الفاسی المالکی نے اپنی کتاب المدخل، ج ۲، ص ۲۵۵ پر ایک بزرگ، اللہ تعالیٰ کے ولی کے مزار پر حصول برکات کا واقعہ لکھا ہے۔

بے شک حصول برکت کے لئے اللہ والوں کی قبروں کی زیارت مستحب عمل ہے کیوں کہ اللہ والوں کی برکتیں جس طرح ان کی زندگی میں فیض پہونچاتی ہیں اسی طرح ان کے وصال کے بعد بھی ان کا فیض جاری رہتا ہے۔ اور اللہ والوں کی قبروں کے پاس دعا کرنا اوران سے شفاعت طلب کرنا ائمہ دین اور علمائے محققین کا معمول رہا ہے۔

اس عبارت کو لکھنے کے بعد علامہ ابن الحاج نے لکھا ہے کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو، اسے چاہئے کہ وہ شخص اللہ والوں کی قبروں اور ان کے مزارات پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرے۔ یہ اعتراض نہ کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی طرف جانے کے لئے سامان سفر نہ باندھا جائے۔

(۱) مسجد حرام (۲) مسجد نبوی (۳) مسجد اقصیٰ، ان کے علاوہ کے لئے سفر نہ کیا جائے، تو اس کا جواب مشہور بزرگ، حجۃ اللہ، حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم کے آداب سفر میں بیان کیا ہے کہ عبادات کے لئے سفر کیا جائے مثلاً جہاد اور حج کے لئے اور اس کے بعد فرمایا کہ اس میں انبیاء علیہم السلام۔ صحابہ کرام۔ تابعین عظام اور تمام علماء اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا بھی اس عمل خیر میں شامل ہے۔

(۳) حضرت امام شافعی کا حضرت امام اعظم کے مزار پر حاضر ہونا

خطیب بغدادی تاریخ بغداد، ج ۱، ص ۱۲۳ پر لکھتے ہیں کہ

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حصول برکت کی غرض سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضر ہوتے اور زیارت کرتے۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف کی برکات وحسنات کے بارے میں خود اپنا تجربہ بیان فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَ تَبَرَّکُ بِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَجِیْئُ اِلٰی قَبْرِہٖ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ زَائِرًا ۰ بیشک میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارکہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اور روزانہ ان کی قبر شریف پر زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت اور مشکل پیش آتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر حاجت پوری ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں تو میں وہاں سے نہیں ہٹتا۔ یہاں تک کہ میری حاجت پوری ہو چکی ہوتی ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ والوں کی بڑی شان ومنزلت ہے۔ دیکھئے اپنے امام اعظم کی شان وعظمت کا کیا عالم ہے کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے بزرگ امام وولی خود بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہو جاتا ہوں تو میری ہر حاجت پوری ہو جاتی ہے اور مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

جب امام اعظم کے مزار پاک پر برکت ورحمت کا یہ عالم ہے تو رسول اعظم محبوب اعظم کے مزار انور اور قبر اقدس کی برکت ورحمت کا کیا عالم ہوگا۔

جب ان کے گدا بھر دیتے ہیں شاہان زمانہ کی جھولی
محتاج کا جب یہ عالم ہے ، تو مختار کا عالم کیا ہوگا

حضرت امام احمد بن حنبل اللہ والوں کی زیارت کے لئے ملک شام تشریف لے جاتے تھے

علامہ ابن مفلح نے اپنی کتاب المقصد الارشد ج ۱، ص ۱۹۳ پر لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور ولی حضرت محمد بن یوسف الفریابی کی زیارت کے لئے سفر کرکے ملک شام تشریف لے گئے تھے۔

حضرات! چاروں مسلک کے چاروں اماموں کا معمول مستند اور معتبر کتابوں کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ ہر امام نے اللہ والوں اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری دی اور زیارت کے شرف سے مشرف ہوئے اور خوب خوب برکات وحسنات حاصل کیے ہیں۔

کچھ لوگ اپنے آپ کو حنبلی و مالکی اور شافعی و حنفی کہلواتے ہیں اور بزرگان دین کے مزارات کی حاضری اور زیارت کو شرک و بدعت کہتے ہیں ایسے کذاب و دجال حضرات نہ حنفی نہ شافعی اور نہ ہی حنبلی و مالکی ہیں۔ بلکہ ابلیسی اور جہنمی ہیں ایسے کذابوں اور دجالوں کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے اور بچنے کی سخت ضرورت ہے۔

(۱) حضرت امام ابن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔

(کتاب الثقات، ج ۸، ص ۴۵۷)

(۲) حضرت ابوالفرج ہندبائی نے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری دی۔

(ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۵، ص ۲۳۳)

(۳) مشہور ولی حضرت بشر حافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے مشائخ کی حاضری۔

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج ۱۲، ص ۳۸۱)

(۴) محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شیخ حماد دباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف پر حاضری۔ (قلائد الجواہر)

(۵) سلطان الاولیاء ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرد حق آگاہ ولی کامل حضرت داتا گنج بخش ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضری۔ (سوانح غوث و خواجہ، ص ۵۵)

(۶) فنافی الرسول حضرت بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار شریف پر حاضر ہونا اور چالیس دن تک مزار انور کے پاس چلہ کرنا۔ (معین الارواح، ص ۲۱۹)

(۷) حضرت سید شاہ مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے۔

(۸) حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزار پاک ہند کے راجہ ہمارے خواجہ حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوئے اور چالیس دن کا چلہ کیا۔ (سفینۃ الاولیاء، ص ۱۵۸، معین الارواح، ص ۲۲۲)

امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مرشد الاولیاء حضرت شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار انور پر حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے برکات وحسنات حاصل کئے ہیں۔

حضرات! ہم نے چند بزرگوں کی زندگی کے واقعات بطور نمونہ پیش کر دیئے ہیں۔ ایسے ہزاروں بلکہ لاکھوں ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں جن میں ائمہ دین ومحدثین اور اولیاء وعلماء اللہ والوں کے مزارات پر حاضر ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نیکی وثواب اور دین ودنیا کی خیر وبھلائی کی نعمت ودولت حاصل کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایمان پر ثبات قدمی نصیب فرمائے اور بزرگان دین کے دامن سے سچی اور پکی وابستگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم
وبالحق أنزلناه وبالحق نزل
وما أرسلناك إلا مبشرا ونذيرا

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

چوتھا جمعہ .... پہلا بیان

طہارت کے فضائل و آداب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ○(پ۱۱،ر۲)

ترجمہ: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! نماز کے لئے طہارت لازم وضروری ہے۔ طہارت اگر نہیں ہے تو نماز نہیں ہوتی ہے بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں (اس کی وجہ یہ ہے) کہ بے غسل یا بے وضو نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ (بہار شریعت، ح۲، ص۷)

پیارے آقا کا ارشاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

حدیث شریف: اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَالطَّهَارَةُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ (مسلم، مشکوۃ، ج۱، ص۳۹۔ امام احمد)

ترجمہ: یعنی جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔

اَلطَّهَارَةُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ ترجمہ: طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ترمذی شریف، ج۱، ص۹)

اچھی طرح طہارت نہ کرنے کا وبال

حدیث شریف: ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک روز فجر کی نماز میں سورۂ روم تلاوت فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو متشابہ لگا۔ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے۔ انہیں کی وجہ سے امام کو قرأت میں شبہ پڑتا ہے (نسائی، ج۱، ص۱۰)

اے ایمان والو! جب اچھی طرح طہارت نہ کر کے نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو جو لوگ بے طہارت یعنی بغیر غسل کئے نماز پڑھتے ہیں تو اس کی نحوست کا عالم کیا ہوگا۔

طہارت کی دو قسم ہے: ایک طہارت کبریٰ، دوسری طہارت صغریٰ۔ طہارت کبریٰ غسل ہے اور طہارت صغریٰ وضو ہے۔ جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان کو حدث اکبر اور جن چیزوں سے وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، ص ۷)

وضو کا بیان: اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک:۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِؕ (پ ۶، رکوع ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔ (کنز الایمان)

وضو کرنے والے کے اعضاء قیامت کے دن روشن ہوں گے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت میری امت اس میں حال میں بلائی جائے گی کہ اس کے منہ اور ہاتھ، پاؤں آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۲۵ و مسلم، ج ۱، ص ۱۲۶)

کامل وضو سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو ایسی چیز نہ بتادوں، جس کے سبب اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں معاف فرمادے اور درجات بلند کردے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت کامل وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اس کا ثواب ایسا ہے جیسے کفار کی سرحد پر حمایت بلاد اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا ہے۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۲۷)

وضو کے پانی سے گناہ دُھل جاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈالتا ہے اور صاف کرتا ہے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ یہاں تک کہ پلکوں کے گناہ نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے گناہ نکل گئے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں کے گناہ نکل گئے اور جب پاؤں دھوتا ہے تو پیر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پیروں کے ناخنوں سے گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ (نسائی، ج۱، ص۲۴، امام مالک، ص۱۰)

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سراج الامۃ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ایک شخص وضو کر رہا ہے اور اس کے اعضائے وضو سے زنا کے گناہ گر رہے ہیں اس شخص کو بلایا اور فرمایا اے فلاں تو زنا کی خطاء کا مرتکب ہے، تو نے زنا کا گناہ کیا ہے۔ اُس شخص کو حیرت ہوئی کہ جب میں نے زنا کیا تو کوئی دیکھنے والا نہیں تھا۔ میرے اور عورت کے علاوہ اس فعل بد کے بارے میں اور کوئی نہیں جانتا تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ میں نے زنا کا گناہ کیا ہے۔ اس گناہگار شخص نے دریافت کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے فعل بد زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا جب تو وضو کر رہا تھا تو وضو کے پانی کے ذریعہ تیرے جسم کے گناہ گر رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا کہ تیرے جسم سے وضو کے پانی کے ذریعہ زنا کا گناہ گر رہا ہے۔ (میزان الکبریٰ، ص۱۲۵، فتاویٰ رضویہ، ج۱)

اے ایمان والو! اس واقعہ سے پتہ چلا کہ وضو کا پانی تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ کامل وضو کیا کریں تاکہ ہمارے گناہ دُھل جائیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک و محبوب بندوں کو کس شان کا علم عطا فرماتا ہے کہ ان کی نگاہ سے گناہگار کا گناہ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ولایت کو جب یہ تاثیر دی ہے تو اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ پاک کی شان کا عالم کیا ہوگا خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

سخت سردی میں وضو کرنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حدیث شریف: حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے۔ حمران کہتے ہیں کہ میں پانی لایا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ، منہ دھوئے یعنی وضو کیا تو میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے تو امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ کامل وضو کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (بزار، ج ۲، ص ۵۰)

ٹھنڈی میں کامل وضو سے دوگنا ثواب ملتا ہے

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی، اوسط، ج ۳، ص ۱۰۶)

وضو پر وضو کرنا انبیائے کرام کی سنت ہے

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ وضو کرنا تو لازم وضروری ہے لیکن جو شخص دوبار یعنی وضو ہوتے ہوئے وضو کرے اس کو دوگنا ثواب ملتا ہے اور جو شخص تین بار وضو کرے تو میرا اور اگلے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وضو ہے۔ (امام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۴۱۷)

کامل وضو سے جنت کی بشارت

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے اور پھر پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۲۲)

درود شریف:

بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو

حدیث شریف: سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی کامل وضو نہیں ہوا۔ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔ (ترمذی، ج ۱، ص ۱۳، ابن ماجہ، ص ۳۲، دار قطنی، ج ۱، ص ۱۰۸، حدیث ۲۳۹، بیہقی)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کی برکت

حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ایک صبح کو حبیب خدا، طبیب امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے بلال؟ کس عمل کے سبب جنت میں تم مجھ سے آگے آگے چل رہے تھے۔ میں رات جنت میں گیا تو تمہارے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں جب اذان کہتا ہوں اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا ہے تو وضو کر لیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔ (ابن خزیمہ، ج ۲، ص ۲۱۳)

وضو سے شہادت کا ثواب ملتا ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ جب ہمارے آقا رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے بیٹے؟ تم سے ہو سکے تو ہر وقت باوضو رہا کرو۔ اگر کسی شخص کی موت وضو کی حالت میں ہو جائے تو اس کو شہادت کا درجہ نصیب ہوگا۔ (عوارف المعارف)

وضو کے پانی سے شفاء ملتی ہے

حدیث شریف: ہمارے سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے

ہو کر نوش فرمایا اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وضو کا بچا ہوا پانی پینا ستر مرض سے شفاء ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف، کنز العمال، ج۹، ص۱۳۶)

مسواک کرنا سنت ہے

حدیث شریف: مسواک کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مسواک کرنا لازم کرلو کیوں کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ (بخاری شریف، مسند امام احمد بن حنبل، ج۲، ص۴۳۸، حدیث ۵۸۶۹، کنز العمال، ج۹، ص۱۳۸)

مسواک کی اہمیت

حدیث شریف: امیر المومنین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری امت پر شاق (یعنی دشواری) کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی مسواک کرنا فرض کر دیتا) اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس وقت بھی نماز پڑھتے تو مسواک ضرور فرماتے۔ (طبرانی اوسط، ج۱، ص۳۳۱)

مسواک والی نماز کا ستر گنا ثواب

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو رکعت نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے بے مسواک کی ستر رکعت سے افضل ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کے ساتھ پڑھی جائے بغیر مسواک نماز پر ستر گنا افضل ہے۔

(ابو نعیم، مشکوۃ شریف، الترغیب والترہیب، ج۱، ص۱۰۲، شعب الایمان ۳، ص۲۶)

اللہ والے کا پیار، مسواک سے: عالم ربانی نائب رسول، ولی کامل حضرت مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی مصنف سوانح اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نماز چاشت بھی پابندی سے ادا فرماتے تھے اور ہر وضو میں مسواک کرنا لازم تھا مگر پہلے برش سے منجن فرماتے پھر مسواک کرتے ایک دن پوچھا گیا کہ حضرت

جب برش کر لیا تو مسواک کرنے کی ضرورت کیا ہے تو عاشق رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) بدر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پان کھانے کی وجہ سے برش سے منجن کرتا ہوں اور مسواک اس لئے کرتا ہوں تا کہ پیارے مصطفےٰ، سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ادا ہو جائے۔ اور فرماتے ہیں کہ: برش کرنا جائز ہے اور مسواک کرنا سنت ہے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۸ ﴾

شعبان المعظم

چوتھا جمعہ .... دوسرا بیان

جمعہ کی فضیلت واہمیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ○ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○(پ۲۸،ع۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (کنزالایمان)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ الدَّجَاجَةَ ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ الْبَیْضَةَ ۔ (مسلم شریف، ج۱، ص۲۸۲)

تمہید: اے ایمان والو! جمعہ مبارکہ کا دن بڑی فضیلت اور برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روز جمعہ کو بے شمار خوبیاں عطا کی ہیں، انہیں خوبیوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اسے جمعہ کہا جاتا ہے۔ جمعہ کا دن، دنوں کا سردار اور مسلمانوں کے ہفتہ کی عید کا دن ہے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کا وصال ہوا۔ جمعہ کے دن مرنے والا فتنہ قبر اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور شہید کا درجہ پائے گا، جمعہ

کے دن ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ بندہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ اسے دیگا بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ فرض ہے۔ نماز جمعہ جو شخص بغیر کسی عذر شرعی کے نہ ادا کرے وہ سخت گنہگار اور عذاب نار کا مستحق اور فاسق وفاجر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کے پڑھنے کی بڑی سختی سے تاکید فرمائی ہے۔

جمعہ کے دن کی فضیلت

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے کائنات بزم محشر کے دولہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر دن کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیئے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیئے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا انہیں حکم ہوا اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ج:۱، ص:۱۱۰، نسائی، ج:۱، ص:۱۵۳)

حدیث شریف: اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا (یعنی جمعہ کے دن قیامت قائم ہوگی) جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اس وقت حضور پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انتقال فرما چکے ہوں گے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسم کو کھانا حرام کردیا ہے تو اللہ کا نبی زندہ ہے اور روزی دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ص:۷۶، نسائی، ج:۱، ص:۱۵۳، بیہقی)

جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار

حدیث شریف: ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنوں سے بڑا ہے اور جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیداضحیٰ وعیدالفطر سے افضل ہے۔ اس میں (یعنی جمعہ کے دن میں) پانچ خصلتیں ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (۲) اور اسی میں زمین پر انہیں اتارا۔ (۳) اور اسی میں انہیں وفات دی۔ (۴) اور اسی میں (یعنی جمعہ کے دن میں) ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس

وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے) جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔ (۵) اور اسی دن (یعنی جمعہ کے دن) میں قیامت قائم ہوگی کوئی مقرب فرشتہ وآسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتے نہ ہوں۔ (ابن ماجہ، ص ۷۶)

جمعہ میں ایک ساعت بہت مقبول ہے

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید البشر شافع محشر مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جس بھلائی کا سوال کرے (یعنی جو دعا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرے گا۔ (مشکوٰۃ، ص ۱۱۹)
مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے، رہا یہ کہ وہ (مقبول وقت) کونسا ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں سے ایک قوی روایت یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے۔
(بخاری، مسلم، ج ۱، ص ۲۸۱)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ہم مسلمانوں کو جمعہ کا دن عطا فرمایا جو تمام دنوں کا سردار ہے حتیٰ کہ دونوں عیدوں سے افضل جمعہ مبارک کا دن ہے اور جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے جو بہت ہی مقبول ہے اس مبارک ساعت میں مومن بندہ اپنے رب تعالیٰ سے جو بھی سوال کرے اور دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا بلکہ سوال پورا کرتا ہے اور دعاء کو قبول فرماتا ہے مگر سوال حرام ونا جائز نہ ہو۔ اب وہ مقبول ساعت کونسی ہے تو ایک قوی روایت کے مطابق امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے لیکر ختم نماز تک ہے۔ لہٰذا اب ہمیں چاہئے کہ نماز جمعہ کے لئے خوب ادب واحترام کا مظاہرہ کریں اور جب امام خطبہ کے لئے بیٹھے تو حضور قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے دل ہی دل میں اپنے رب تعالیٰ سے دعاء مانگیں اس یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ ضرور بہ ضرور وہ اپنے بندے کی دعاء کو قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی توفیق دے اور ہماری دعا کو شرف قبولیت بخشے آمین۔ ثم آمین۔

جمعہ کا دن بخشش کا دن ہے

حدیث شریف: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شافع محشر محبوب داور مصطفیٰ کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بغیر مغفرت کئے نہ چھوڑے گا۔

(طبرانی اوسط، ج ۳، ص ۲۵۱)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن کے لئے خوب اچھی طرح تیاری کرلو اور اچھی طرح پاک وصاف ہوکر ادب کے سانچے میں ڈھل کر نماز جمعہ کے لئے مسجد جاؤ اس یقین کے ساتھ کہ آج ہمارا رب کریم ہمارے گناہوں کو بخش دے گا اور بخشش ونجات کا پروانہ عطا فرمائے گا اور جب نماز جمعہ سے فارغ ہوکر اپنے گھر کو آئیں گے تو ہمارے ساتھ بخشش کا پروانہ ساتھ ہوگا گویا اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں گناہوں سے پاک وصاف فرمادیا ہے۔

جمعہ کے ہر گھنٹے میں چھ لاکھ کی بخشش

حدیث شریف: حضرت ابویعلیٰ سے روایت ہے کہ ہمارے حضور، سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہوگیا تھا۔

اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرے گا وہ شخص عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر لگی ہوگی (یعنی وہ شخص شہید ہوگا) ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے، عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے بچالیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا (یعنی قیامت کے دن) کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہ ہوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا مہر ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ص ۸۷۔۸۸، بحوالہ ترغیب، ج ۱، ص ۲۹۳)

اے ایمان والو! آپ حضرات نے سن لیا کہ جمعہ مبارکہ کا دن کتنے برکات وحسنات کا حامل ہے کہ جمعہ کے دن کے ہر گھنٹہ میں اللہ تعالیٰ چھ لاکھ گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جن پر دوزخ واجب ہوچکی تھی۔ لہٰذا ہم سب بھی کوشش کریں کہ دوزخ سے آزادی پانے والے چھ لاکھ گنہگاروں کی فہرست میں ہمارا نام بھی شامل ہوجائے۔ ہمارا ایمان ہے کہ میرا رب تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد کریم اور بے حساب رحیم ہے۔ اپنے پیارے حبیب، امت کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل ضرور بہ ضرور ہمارا نام مغفرت ونجات کے رجسٹر میں لکھ دیگا اور دوسری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا۔ جو بہت ہی ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یقیناً وہ مسلمان مرد یا وہ مسلمان عورت جو جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن انتقال کرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو قبر میں ہر فتنہ اور عذاب سے محفوظ

فرمادیتا ہے اور قیامت کے دن ان سے کچھ حساب نہ ہوگا اور ان کو شہید کا درجہ نصیب ہوگا۔

لیکن۔ یہ ساری عظمت و بزرگی اور برکت و رحمت اس مسلمان کو نصیب ہوں گی، جو روز جمعہ کے ادب اور نماز جمعہ کی پابندی کے ساتھ، ساتھ محبوب خدا، نبی دو عالم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ سلم کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے زندہ نبی ماننے کے ساتھ، ساتھ با اختیار اور غیب داں نبی بھی مانتا ہو اور یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک سلم پکارنے کو سنت اور ثواب جانتا ہو بلکہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارتا بھی ہو۔ نبی دو عالم، رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ماننے اور محبت کرنے کے بغیر چارہ نہیں، نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ حتیٰ کہ نماز جمعہ، اگر محبت رسول نہیں ہے تو سب فضول ہیں۔ کسی کام کے نہیں اور جو جمعہ کے دن یارات میں مرے یارمضان شریف میں مرے یا شب قدر میں مرے اور سب سے بڑی بات یہ ہے جو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی شخص چاہے کعبہ میں مرے یا مدینہ منورہ میں مرے اگر وہ مرنے والا مومن نہیں ہے یعنی سنی صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہے تو وہ شخص جہنمی ہے، دوزخ کا حقدار ہے۔ جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن مرنا، یارمضان شریف میں مرنا، یا کعبہ شریف اور مدینہ منورہ میں مرنا، اس شخص کے لئے بے سود اور فضول ہے۔ بے شمار کافر و مشرک یہودی و عیسائی اور شیعہ وغیرہ منافق و مرتد مکہ شریف اور مدینہ شریف میں مرے ہیں آج بھی بے شمار کافر و مشرک یہود و نصاریٰ جمعرات و جمعہ کے دن، اور رمضان شریف کے مہینے میں مرتے ہیں تو کیا جمعرات اور جمعہ کا دن، یارمضان شریف کا مہینہ، ان مرنے والے کافروں، مشرکوں کو کچھ فائدے دے سکتے ہیں، نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو شخص ان کو جنتی کہے گا وہ خود جنت سے محروم رہے گا۔

مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ

اور یہی حکم بلکہ اس سے سخت حکم وہابی، دیوبندی، تبلیغی کا ہے جو اپنی کفریات و گستاخی کی بنیاد پر کافر و مرتد ہیں جن پر سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب حسام الحرمین شریف شاہد و عادل ہے اور بے شک و شبہ وہ مومن مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جملہ کمالات و معجزات اور اختیارات وعلوم غیبیہ پر مکمل ایمان رکھتا ہو اور یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پکارنے کو جائز و مستحسن سمجھتا ہو۔

ایسا مومن و مسلمان جب جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن یارمضان شریف میں۔ یا مکہ شریف یا مدینہ منورہ میں انتقال کرتا ہے تو وہ حسنات و برکات اور فضیلتیں جو حدیث شریف میں بیان ہوئی ہیں ان کا مستحق قرار پاتا ہے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا ہمارے ایمان کے محافظ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے :

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

درود شریف:

خطبہ کے وقت چپ رہنے والے کی مغفرت

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی (یعنی وہ شخص بخش دیا جائے گا) ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن اور۔ اور جس شخص نے کنکری چھو لی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں اتنا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوا سے ہٹا دے۔ (مسلم، ج:۱،ص:۲۸۳، ابوداؤد، ج:۱،ص:۱۵۱، ترمذی، ج:۱،ص:۱۱۳، ابن ماجہ)

اے ایمان والو: نماز جمعہ کی بڑی فضیلت ہے، اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو نماز جمعہ کو ادب واحترام کے ساتھ پڑھتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جس شخص نے ایک کنکر کو ہاتھ لگا دیا تو گویا اس شخص نے خطبہ جمعہ کا ادب واحترام نہیں کیا۔ اس لئے وہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس خصوصی انعام واکرام سے محروم رہے گا جو خطبۂ جمعہ کے وقت نصیب کیا جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ادب واحترام کے سانچے میں ڈھل کر بڑی خاموشی سے خطبۂ جمعہ سماعت کریں، وہ وقت ادب کے ساتھ چپ رہنے کا ہے اگر کوئی شخص گردن پھلانگتے ہوئے آتا ہے یا بات چیت میں لگا ہوا ہے یا اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے، یا اپنے جسم کو حرکت دے رہا ہے، تو ہم کو چاہئے کہ اس وقت اس شخص کو نہ روکیں نہ ٹوکیں ورنہ ہم بھی اسی شخص کی طرح مجرم و گنہگار ہو جائیں گے اور ہمارے بھی اجر و ثواب جاتے رہیں گے۔

جو شخص تین جمعہ نہ پڑھے وہ منافق ہے

حدیث شریف: ابن خزیمہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دے وہ منافق ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے تین جمعہ پے در پے چھوڑ دیا اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان، ج:۱،ص:۲۴۷)

جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا سنت ہے

حدیث شریف: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے اعظم نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو تو اس سے معطر ہو پھر نماز کے لئے نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوں تو اس میں گھسنے کی کوشش نہ کرے پھر فرض نماز ادا کرے اور امام جب خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس کے لئے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری شریف، ج:۱،ص:۱۲۳)

اے ایمان والو! جمعہ کی نماز کو چھوڑ دینا کتنا بڑا جرم اور گناہ ہے کہ جو شخص بغیر کسی مجبوری کے اگر تین جمعہ چھوڑ دیتا ہے تو وہ شخص منافقوں میں لکھ دیا جاتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اور جمعہ کی نماز کی توفیق عطا فرمائے اور جمعہ کے دن غسل کرنا، تیل لگانا، سرمہ ڈالنا خوشبو سے معطر ہونا اور بالوں کو تراشنا، ناخن کاٹنا اور اچھے لباس زیب تن کرنا سنت ہے۔ اور نماز کے لئے مسجد میں جائے تو دو شخصوں کے بیچ گھسنے کی کوشش نہ کرنا بلکہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا اور ادب کے ساتھ خاموشی سے خطبہ سننا تو اللہ تعالیٰ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ کے بیچ میں ہونے والے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے رسول مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ تو پہلے آنے والا ایسا ہے جیسے اس شخص نے اونٹ کی قربانی کی، اس کے بعد آنے والا ایسا ہے جیسے اس شخص نے گائے کی قربانی کی اور جو شخص اس کے بعد آتا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے دنبہ کی قربانی کی اور اس کے بعد آنے والا شخص ایسا ہے جیسے مرغی کا صدقہ کیا اور اس کے بعد کا شخص ایسا ہے جیسے انڈا صدقہ کیا اور جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے یعنی خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے اپنا دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں یعنی خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ج:۲،ص:۲۸۲، ابن ماجہ، ص:۸۰۷، ترمذی، ج:۱،ص:۱۱۲)

جمعہ کے دن غسل کرنے سے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

حدیث شریف: خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق اکبر و حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شاہ طیبہ، رحمت والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیئے جاتے ہیں اور جب وہ شخص مسجد کی جانب چلنا شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر قدم پر اس شخص کو بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (طبرانی کبیر، ج:۸، ص:۱۳۹، معجم اوسط، ج:۲، ص:۳۱۴)

اے ایمان والو! وہ مسلمان کتنا خوش نصیب ہوتا ہے جو اذان سنتے ہی مسجد میں حاضر ہو جاتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور آنے والے کا نام اپنے دفتر میں لکھ لیتے ہیں۔ یاد رکھو! فرشتوں کا اپنے رجسٹر میں ہمارا نام لکھنا اس کو کم نہ سمجھنا بہت بڑی بات ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارے کام آئے گا۔ ترمذی شریف کی روایت کے مطابق یعنی جو شخص اذان سن کر خطبہ و نماز سے پہلے مسجد میں حاضر ہو، سواری پر نہ آئے بلکہ پیدل چل کر آئے اور امام کے قریب ادب سے بیٹھ کر خطبہ سنے اور کوئی لغو فضول کام نہ کرے تو ایسے شخص کو ایک سال کے روزے رکھنے اور ایک سال کی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور وہ شخص کتنا کم نصیب ہے جو خطبہ کے وقت مسجد میں آتا ہے جبکہ فرشتے اپنا دفتر بند کر لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اسلئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اذان سن کر مسجد میں حاضر ہو جائے تاکہ فرشتے اس شخص کا نام اپنے دفتر میں درج کر لیں اور خوب ادب سے امام کے قریب بیٹھ کر خطبہ سنے اور پھر نماز ادا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ کرم سے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی راتوں کو جاگ کر عبادت کا ثواب حاصل ہو جائے اور اس مسلمان کی قسمت کتنی بلند و بالا ہے جو شخص جمعہ کی نماز کے ادب و احترام کی خاطر اور اپنے پیارے نبی رحمت و برکت والے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت جان کر غسل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم پروردگار اس مسلمان کے تمام گناہ اور خطائیں معاف فرما دیتا ہے مگر یہ ساری برکتیں اور فضیلتیں اس شخص کے لئے ہیں جو مومن اور سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے۔

جمعہ کے دن درود پڑھنے کی فضیلت

حدیث شریف: ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق ہمارے سرکار امت کے غمخوار رحمت

پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ص: ۷۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن ۸۰ مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو اس لئے کہ جمعہ کے دن میری امت کا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا وہ شخص قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

اے ایمان والو! جو خوش نصیب مسلمان چاہتا ہو کہ درد والم سے بھرے، مصیبت وزحمت سے لبریز، نفسی، نفسی کے عالم میں بروز قیامت امتی، امتی کی رحمت وشفقت بھری صدا لگانے والے، شافع محشر، محبوب داور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زیادہ قریب جگہ نصیب ہو جائے تو اس امتی کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ درود وسلام اپنے شفاعت والے نبی، کرم وبخشش والے رسول، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت وبرکت میں پیش کرے۔ ان کا وعدہ سچا ہے تم اپنا وعدہ پورا کرو، وہی تو اپنے کریم ورحیم رب تعالیٰ کے کریم وسخی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں جو نیک وبد نہیں دیکھتے۔ ان کے کرم کا دروازہ آٹھوں پہر سائلو اور فقیروں کے لئے کھلا رہتا ہے۔ خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ امام عشق ومحبت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

درود شریف:

فضائل درود جمعہ: بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں، درود جمعہ کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں صرف چند نمونے ذکر کئے جاتے ہیں۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت رکھے گا اور ان کی

عظمت کو تمام جہان والوں سے زیادہ دل میں رکھے گا۔ جو شخص ان کی شان گھٹانے والوں سے، ان کے ذکر پاک کو مٹانے والوں سے دور رہے گا، قلب کے ساتھ ان سے بیزار ہوگا، ایسا جو کوئی مسلمان درود جمعہ پڑھے گا اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض درج کئے جاتے ہیں۔

۱) اس پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

۵) اس کے پانچ ہزار درجات بلند کرے گا۔

۶) اس کے ماتھے پر لکھ دیگا یہ منافق نہیں۔

۷) اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

۸) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

۹) اس کے مال میں ترقی دے گا۔

۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دے گا۔

۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

۱۲) دلوں میں اس کی محبت رکھے گا۔

۱۳) کسی دن خواب میں برکت زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مصافحہ کرے گا۔

۱۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

۱۷) اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود کی تمام سنیوں کے لئے اجازت فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔ فقط اور اس درود کو درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے۔

درود جمعہ .... یعنی .... درود رضویہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

سنی مسلمانوں کے دین و دنیا کا بھلا، لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لئے